Vol. 5 No. 12.
February 1938.
Regd. No. L. 2325.
مردہ تنوں میں حیات تازہ پھونکنے والے
رنگ و بو سے مہکتے ہوئے مضامین
ماہانہ رسالہ
آب حیات
کتب خانہ
طیب
پروپرائٹر لالہ دیوی دیال گپتا
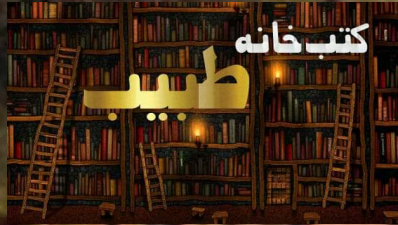
یونانی، آیورویدک اور ڈاکٹری طب کا نچوڑ
کرشنائن
جو دنیا بھر میں قوت باہ کی ایک ہی ہتھیلی پر سرسوں جمانیوالی دوا ہے۔
غضب کی مقوّی مبہی اور ممسک
بحیثیت مجموعی اسکے مقابلے کا دوسرا نسخہ ابتک کسی وید حکیم اور ڈاکٹر کو معلوم نہیں ہو سکا اسکے چندروزہ استعمال سے جوانی کی بے اعتدالیوں سے کھوئی ہوئی طاقت کا بدل پیدا ہو جاتا ہے اور مزید قوت پیدا ہو کر قوت باہ کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے ستر سالہ بوڑھا بھی ایک دفعہ تو "کرشنائن" کے استعمال سے پچیس سالہ نوجوان کا مقابلہ کرنے لگتا ہے۔ بیس اور تیس روپے قیمت کی کسی مشرقی یا مغربی دواءمیں بھی ایسے زود اثر بیش قیمت اور فنی اعتبار سے اعلیٰ پایہ کے اجزا شامل نہ کئے گئے ہونگے جیسے کہ "کرشنائن" میں شامل کئے گئے ہیں۔ کارخانہ کی یہ ایک ایسی دوا ہے جو بغرض رفاہ عام اور بغرض شہرت نفع لینے کی بجائے تھوڑے سے نقصان پر فروخت کیجا رہی ہے۔ باوجود بیش قیمت اجزا کے ۳۲ گولیوں کی قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک ۷ علاوہ ہوگا۔ بیرونی طور پر اسکے تلاء نوجوانی کا استعمال سونے پر سہاگہ کا عمل کریگا +
ملنے کا پتہ:- کارخانہ چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ، ضلع حصار پنجاب

طبی اور صنعتی مضامین کا نہایت بلند پایہ کثیر الاشاعت ماہنامہ

آبحیات

مالک
لالہ دیوی دیال صاحب گپتا

ایڈیٹر
حکیم پنڈت کرشن کنور صاحب شرما

سالانہ چندہ صرف دو روپیہ جسمیں ایک ایک روپیہ کے دو خاص بمبر بھی ہوتے ہیں۔

بابت ماہ فروری ۱۹۳۸ء عیسوی
چندہ سالانہ غیر ممالک سے تین روپیہ چار آنہ

ہر انگریزی مہینہ کی پانچ تاریخ کو لوہانہ ایس پی ریلوے سے شائع ہوتا ہے۔

شفاء الملک حکیم فقیر محمد چشتی نظامی کی رحلت کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ خاندان شریفی کے چشم وچراغ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں بھی چل بسے! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ دعا ہے کہ خداوند تعالٰے انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگاں کو صبر جمیل بخشے!

(۱) آبحیات ہر انگریزی مہینہ کی پانچ تاریخ کو عین پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو کر اسی دن تمام خریداروں کے نام چلا جاتا ہے ڈاکخانہ کی غفلت اور غلطی سے راستہ میں گم ہو جائے تو بیس تاریخ سے پہلے پہلے خط لکھکر دوبارہ مفت منگوالیں۔ بیس تاریخ کے بعد پرچہ کی قیمت کیلئے تین آنہ کا ٹکٹ آئے بغیر جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ ضرور بھیجیں ورنہ جواب کی امید نہ رکھیں۔

(۳) انتظامیہ امور کے متعلق جو خط و کتابت کیجائے ضروری ہو کہ وہ منیجر آبحیات کے پتہ سے کیجائے ایڈیٹر آبحیات کے پتے سے صرف طبی مشورہ اور مضامین کے بارے میں خط و کتابت ہونی چاہیئے —— اسکے خلاف کیا گیا تو جواب نہ ملے گا۔

(۴) رسالہ کے انتظامیہ امور کے متعلق کوئی خاص شکایت ہو تو منیجر رسالہ کی بجائے براہ راست رسالہ کے مالک شریمان لالہ دیوی دیال جی گپتا۔ مالک گپتا اینڈ کمپنی کو اطلاع دی جائے۔

(۵) جس ماہ آبحیات کا کوئی خاص نمبر شائع ہوتا ہے اس ماہ اور کوئی پرچہ شائع نہیں کیا جاتا۔ خاص نمبر ہی کو اس ماہ کا پرچہ سمجھنا چاہیئے

(۶) جس ماہ سے کوئی صاحب خریدار بنیں انہیں اس ماہ کے بعد شائع ہونیوالے خاص نمبر ہی مفت مل سکتے ہیں جو نمبر اس ماہ سے پیشتر شائع ہو چکے ہوں وہ پوری قیمت پر ملیں گے یہ اصول سخت ہے۔ جسکی پابندی ضروری ہے۔ اس کے خلاف خط و کتابت کرنا اپنا وقت ضائع کرنے کے ہم معنی ہوگا۔

(۷) دفتر آبحیات کی طرف سے جس رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے وہ ایک مقررہ وقت کیلئے ہوتی ہے۔ جس ماہ کے پرچہ میں رعایتی اعلان شائع ہو اس ماہ کی پانچ تاریخ سے اس رعایت کو منسوخ سمجھیئے —— رعایت کا مقررہ وقت گذر چکنے کے بعد اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ تاہم آپکے ساتھ بے انصافی کبھی نہ ہوگی۔ جو رعایت دوسروں کو دیجاچکی ہے آپکو بھی دیجائیگی۔ صرف وقت کا انتظار کیجئے۔ پہلے آنے والے پہلے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعد میں آنے والے بعد میں فرق صرف اتنا ہے۔

(۸) خریداروں کی جائز شکایت بہت توجہ کے ساتھ سنی جاتی ہے اور بہت جلد اسکو رفع کر دیا جاتا ہو مگر ناجائز شکایت پر توجہ نہیں دیجاتی۔ اسلئے دفتر سے ہمیشہ سوچ سمجھکر خط و کتابت کیجائے۔ جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ پہلے آبحیات کے اصول و قواعد کو خوب سمجھ لیا جائے پھر خط لکھا جائے۔ اصول و قواعد کے برخلاف خط و کتابت کرنا فضول ثابت ہوگا۔

(۹) خط و کتابت کرتے وقت عبارت مختصر اور خوشخط لکھیئے اور جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ ضرور بھیجیئے۔ اپنا مکمل پتہ اور خریداری نمبر صاف لکھیئے ورنہ جواب نہ ملے تو شکایت نہ کیجئے!

چند قدم اور آگے

ہر ماہ کسی بوٹی کی بلاک کی رنگین تصویر } اجیات میں آئندہ اشاعت سے کسی نہ کسی بوٹی کی بلاک کی رنگین تصویر اور اس کے متعلق کسی نہ کسی صاحب کے قلم سے ایک قابل قدر مضمون ضرور شائع ہوا کریگا —— اس کا مستقل انتظام کر دیا گیا ہے۔ آہستہ آہستہ تصویروں کا معیار بھی بلند کر دیا جائے گا!

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات } آئندہ اشاعت سے مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے کسی نہ کسی پہلو پر ایک رنگین مضمون مدیر آبحیات کے قلم سے بلاناغہ ہر ماہ شائع ہوا کریگا!

مضامین میں مزید تنوع } اسی اشاعت سے مضامین میں مزید تنوع پیدا کرنے کا التزام کر دیا گیا ہے جسمیں کم تعلیمیافتہ حضرات کے ذوق کی تسکین کا پہلے سے زیادہ خیال رکھا جائے گا۔

بالکل مفت لیجئے

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر اک نئی رنگین اور بصیرت افروز کتاب جس کا ہر مضمون اڈیٹر آبحیات کے قلم سے ہوگا ۵ راگست ۱۹۳۸ء کو عین پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوگی اور آبحیات کے ہر ایک خریدار کو بالکل مفت پیش کیجائیگی باقی تمام خریداروں کے لئے اس کتاب کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی! ——

> جنوری ۱۹۳۸ء سے آبحیات کا سالانہ چندہ
> **دو روپے**
> بھیجا جائے
> جن صاحبان نے کم دام بھجوائے ہوں وہ مزید رقم بھیجکر اپنا حساب ٹھیک کرالیں

ڈیڑھ سو صفحات۔ رنگین اور باصرہ افروز تصاویر۔ کتابت اور طباعت نہایت حسین و جمیل۔ ہر حیثیت سے ایک نہایت لاجواب کتاب جسکے مضامین کی اک مختصر سی تفصیل اشاعت ہذا کے صفحہ چار پر دیکھیں —— جوانی کے آتشیں جذبات سے روشن کتاب! —— مشرق اور مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی پر اک نظر

بالکل مفت لیجئے } جنوری ۱۹۳۸ء کا جڑی بوٹی نمبر" جو دو صد صفحات کی ضخیم کتاب ہے اور نہایت سلیس اور مفید عام مضامین و مجربات سے مزین قیمتی ڈیڑھ روپیہ آبحیات کے ان تمام خریداروں کو بالکل مفت پیش کیا جائیگا جو جنوری ۱۹۳۸ء سے آبحیات کی خریداری منظور فرمائیں۔

کام دیو نمبر حصہ دوم } کی نگارش و ترتیب کا کام جو بعض وجوہات سے روک دینا پڑا تھا اب از سر نو شروع کر دیا گیا ہے۔ آئندہ اشاعت میں اس کے مضامین کی تفصیلات پیش کیجائینگی —— ناظرین منتظر رہیں!

سات پردوں میں چھپکر کئے ہوئے گناہوں کو آشکارا کردینیوالی کتاب!

عورتوں کی عورتوں سے لطف اندوزی! روس کی مشہور ملکہ کیتھرائن جو مردوں کے علاوہ عورتوں کیساتھ بھی ...... + سویڈن کی مشہور ملکہ کرسٹینا جو عورتوں سے .... + یونان کی مشہور ترین شاعرہ جس نے ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہوکر سمندر میں کود کر جان دیدی۔ انگریزی ادب میں لیسبانی محبت کی اصطلاح کیسے شامل ہوئی؟ رنگین بصیرت افروز اور لرزہ خیز تاریخی واقعات! عورتوں کا عورتوں سے عشق کس نا پرکہ کیا مردوں کی نایابی؟ برلن کی ۲۰ فیصدی پیشہ ور عورتوں میں یہ شوق کیوں پایا جاتا ہے؟ مصر کی عورتوں میں دوگانہ رکھنے کا رواج۔ عورتوں کے عشق میں رقابت۔ عورتوں کے عشق میں خودکشی کے واقعات ـــ اس شوق کے نتائج پر ایک نظر

مردوں کی مردوں سے افلاطونی محبت! میر کا ایک شعر ہے۔ میر کیا سادے ہیں بیمار ہوئے جسکے سبب۔ اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں۔ + حافظ شیرازی۔ غالب دہلوی اور شکیسپیر کے ادب سے اس کا ثبوت! مشہور شعلہ طراز ادیب آسکر وائلڈ کو اسی جرم کی پاداش میں "بڑے گھر" پہنچا دیا گیا تھا۔ آسٹریلیا کے شمال مغربی سواحل کی قوموں میں اس مطلب کیلئے لڑکوں کا اپریشن ...... وہ بھیانک واقعات جو آپکو لرزہ براندام کردیں گے!

وہ جو بالاخانوں پر بیٹھکر اپنا خوبصورت جسم فروخت کرتی ہیں! ٹبی، چاوڑی، چوپاٹی چیت پور روڈ اور بکڈلی میں جنکے گروہ کے گروہ موجود ہیں۔ ان خوبصورت ناگنوں ـــ کیا یہ محض کاروبار ہی ہے یا اس میں کی خواہشات صنفی کو بھی کچھ دخل ہے؟ یہ فرقہ کیسے پیدا ہوا؟ کیا سوسائٹی کو انکی ضرورت ہے؟ کیا یہ فرقہ ہمیشہ اسی طرح قائم رہیگا؟ قدیم یونان کے بڑے بڑے فلاسفر اس فرقے کے افراد کے حلقہ بگوش تھے۔ بازاری عورتوں کے سب بادشاہوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے کردیئے جاتے تھے ـــ عورت کی شہوانی زندگی کے ایک نہایت ہی تاریک پہلو کا مطالعہ!

مشرق و مغرب کی غیر فطری انسانی زندگی کی ایک ...

حیوانات تک پر حضرت انسان کی نفسانی دراز دستیاں! یورپ میں قرون وسطیٰ میں اقرار معصیت لینے والے پادری اپنے معتقدین مردوں اور عورتوں سے خاص طور پر دریافت کیا کرتے تھے کہ اس ہفتہ میں وہ کسی حیوان ....

مشرق میں عورت مقید ہے! اہل مشرق کو طعنہ دیا جاتا ہے کہ ہماری عورتیں مقید ہیں لیکن مغرب میں عورت نے مرد سے زیادہ آزاد ہوکر کیا کیا ....

مشرق بھی عیاش ہوتا جارہا ہے! ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیں کیا آپکو معلوم ہے کہ لاہور، امرتسر، بمبئی، کلکتہ میں ہزاروں شوہر ایسے ہیں جو خود اپنی بیویوں کی عصمت فروخت .... یہاں کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں کھانا ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے گھرانوں کی بہو بیٹیوں کی عصمت بھی ...... ہندوؤں کے وہ مشہور استھان جہاں لنگ پوجا کی بجائے استری پوجا ہوتی ہے... ہردوار کے بڑے بڑے مندروں اور سرینگر کشمیر کے بڑے بڑے عالم ہنود کی کرتوت! اور وہ دہرم استھان جہاں دن دہاڑے حیا سوزی کا بازار گرم رہتا ہے ـــ اس سب کچھ کا نتیجہ آخر کیا ہوگا؟ ہماری یہ تہذیب آخر ہمیں کہاں پہنچا کر ...

کروموپیتھی

از جناب بشمبر پرشاد سکسینہ ——— بیکانیر

ملاحظہ: کروموپیتھی ——— رنگوں سے علاج ——— آج ایک مستند طریقِ علاج ہے۔ مندرجہ ذیل بہت ہی عام فہم اور مختصر سے مضمون کو اس طریقِ علاج کا صرف دیباچہ سمجھا جائے۔ مفصل اور مشرح مضامین آئندہ گاہے ماہے حسبِ گنجائش شائع ہوتے رہیں گے۔

ایڈیٹر

میں ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہوں کہ مجھے کوئی نئی چیز، نیا نسخہ یا کوئی نیا طریقہ علاج معلوم ہو۔ میں جب اس کوشش میں تھا تو میرے ایک دوست نے مجھ سے ایک نئے طریقِ علاج کا ذکر کیا جس کا نام انھوں نے کروموپیتھی بتایا یعنی رنگوں کے ذریعہ کہ جس میں سورج کی شعاعوں کی مدد لی جاتی ہے۔ علاج کرنا۔ اور چونکہ مجھے یہ نیا طریقہ معلوم ہوا۔ اس وجہ سے ناظرین کے پیش نظر کرتا ہوں

اس طریقہ میں مانا گیا ہے کہ آدمی کے جسم کے دو بھاری جزو نیلا اور لال رنگ ہیں۔ یہ دونوں برابر مقدار میں ملے رہتے ہیں اور جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو ان دونوں رنگوں میں سے ایک میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور اس علاج کے موافق اس رنگ کو جس کی کمی واقع ہوئی ہے پورا کر کر مریض کو تندرست حالت پر لایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص میں نیلے رنگ کی کمی ہو تو اس کا مزاج چڑچڑا ہو جائے گا۔ کبھی کبھی دست بھی آنے لگیں گے اور حرارت بھی رہے گی۔ برعکس اس کے اگر اس میں لال رنگ کی کمی واقع ہوگی تو وہ سُست رہیگا۔ بھوک نہیں لگے گی اور قبض کی شکایت کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ کیسے پتہ لگایا جائے کہ فلاں شخص کس رنگ کی کمی ہونے کی وجہ سے بیمار پڑا۔ اس کے معلوم کرنے کیلئے مریض کے ناخنوں، آنکھوں کے ڈیلے و پیشاب اور پائخانہ کے رنگ سے پتہ لگایا جاتا ہے۔ یعنی اگر کسی مریض کی آنکھوں کے ڈیلے سُرخ ہوں، ناخنوں کا رنگ سُرخ ہو، پیشاب کا رنگ بھی سُرخ ہو تو جان لو کہ اس میں نیلے رنگ کی کمی ہے۔ مگر اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان سب کا ایک جیسا رنگ نہیں ہوتا تو اس حالت میں اکثر کی حالت دیکھی جاتی ہے اور اس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ فلاں رنگ کی کمی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ آنکھیں تو سُرخ رنگ ظاہر کرتی ہیں اور باقی عضو نیلا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھ تو زیادہ کام کرنے وغیرہ کی وجہ سے سُرخ رہتی ہیں مگر دوسرے عضو جن پر کہ کوئی دباؤ نہیں پڑتا نیلا رنگ ظاہر کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ سرخ رنگ کی کمی ہے۔

یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر۔ اندرونی تو اس طرح کیا جاتا ہے کہ دیکھا کہ مریض میں نیلے رنگ کی کمی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس کے عضو سُرخ رنگ بتاتے ہیں تو ایک نیلی شیشی لی جاتی ہے اور اس کو خوب صاف کر کے اس میں پانی بھر کر دھوپ میں رکھ دیتے ہیں جو کہ کم از کم وہاں دو ڈھائی گھنٹہ رکھی رہنی چاہیئے اور بعد ازاں اس (نیلا پانی) میں سے

مریض کو زیادہ سے زیادہ ایک اونس فی خوراک تک دن میں جتنی دفعہ ضرورت سمجھی جائے پلا دینی چاہیئے۔

بیرونی علاج دو طور پر ہوتا ہے — اوّل لیمپ میں معمولی سفید شیشہ کی جگہ جس رنگ کے ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی رنگ کا شیشہ لگا کر اس کا عکس مریض پر ڈالتے ہیں۔ دوم رنگ کے پانی سے زخم وغیرہ کو دھونے سے زخم بھر جاتا ہے اور آرام ہو جاتا ہے مثلاً اگر آتشک کے مریض کے زخموں کو سبز پانی سے دھویا کریں اور ان پر سبز رنگ کی روشنی ڈالا کریں تو وہ بہت جلد اچھے ہو جائینگے۔

اس علاج میں ذرا صبر کی ضرورت ہے اور نیز احتیاط کی بھی۔ صبر تو یوں کہ مرض جانے میں ذرا دیر لگتی ہے لیکن بعض دفعہ فوراً ہی اثر ہوتا ہے۔ میں اسکی مثال کے طور پر ایک اپنے تجربہ کی بات درج کرتا ہوں۔ ایک شخص کو پیچش ہو گئی تھی اسکو تقریباً چار روز تک بہت تکلیف رہی اور اس نے دیسی اور انگریزی دوائیں استعمال کیں لیکن کوئی کارگر نہ ہوئی۔ اسی اثنا میں اس کو باہر جانے کی ضرورت ہوئی۔ اب اس کو بڑا فکر ہوا کہ ایسی حالت میں وہ باہر کیسے جائے۔ مگر چونکہ لازمی تھا۔ "قہر درویش بر جانِ درویش"۔ جانے کیلئے مجبور ہوا۔ اتفاقیہ اس کا مجھ سے ذکر کیا۔ مجھے خیال تھا ہی کہ پیچش کیلئے نیلا پانی بہت مفید ہے۔ میں اس سے کہا گھبراؤ نہیں دیکھو ہم تمہارا علاج کرتے ہیں۔ اور ایک نیلی شیشی لی اسکو خوب صاف کر۔ اس میں پانی بھر کر دھوپ میں رکھا اور جب نیلا پانی تیار ہو گیا تو ان کو ایک اونس فی خوراک کے حساب سے آٹھ خوراکیں دیں۔ وہ اپنی روانگی کے وقت تک صرف چار خوراکیں پی سکے تھے۔ مگر وہ چلتی دفعہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کی دوائی نے تو جادو کا کام کیا اب مجھ کو پیچش کی شکایت دھونے کے برابر ہے۔ راستہ میں انہوں نے دو خوراک اور پیں۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گئے۔ پھر تو میں نے ایسے پیچش کے مریضوں پر آزمایا اور اُن کو بھی آرام ہوا۔

احتیاط کی یوں ضرورت ہے کہ ان شیشیوں کی جن میں پانی بھر کر دھوپ میں رکھا جائے یا ان شیشیوں کو جن کے ذریعے لالٹین سے رنگ ڈالا جائے استعمال کرنے سے پیشتر صاف کر لینا لازمی ہے۔ کیونکہ بغیر ایسا کئے ان کا پورا اثر نہیں ہو سکتا۔ دوسری احتیاط یہ ہے کہ مریض کو یہ نہ بتانا چاہیئے کہ یہ پانی ہے اور کوئی دوا نہیں ہے۔ کیونکہ اس طریقہ علاج سے لوگ ابھی بہت کم واقف ہیں اور ان کو بتا دینے سے کہ یہ چیز ہے ان کا اعتقاد اٹھ جائیگا اور چونکہ خیال کو بھی بڑی قوت ہوتی ہے اس کو فائدہ پہنچنے میں بھی بہت مشکل ہو گی۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن کے ایک حصہ میں کوئی ایک رنگ زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے تو اس جگہ پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں اور اگر آنکھوں میں ایسا ہو تو آنکھ دکھنے آ جاتی ہے۔ ایسی باتوں کو بھی اس علاج سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس طریقہ سے علاج ہر حالت میں سستا، زود اثر اور بالکل تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ اور مریض جو کھٹی میٹھی دوائی کی شکایت کرتے ہیں وہ بھی نہیں رہتی۔ لیکن یہ علاج عموماً سرد ملک کے رہنے والوں کو اتنا فائدہ مند نہیں ہوتا جتنا کہ گرم ملک والوں کو۔

میں کبھی آئندہ اس پر پوری بحث کرونگا۔ اور اگر ممکن ہوا تو ہر ایک مرض اور اس کے علاج کا طریقہ بھی ناظرین کے پیش کرونگا۔

آسان مستند اور مجرب نسخہ جات

ملاحظہ

یہ عنوان مستقل طور پر قائم کر دیا گیا ہے جو نسخہ جات اس کے ماتحت شائع ہونے کیلئے بھجوائے جائیں ضروری ہے کہ وہ تیار کرنے میں بہت ہی آسان ہوں۔ قیمت میں سستے ہوں تقریباً مفت برابر۔ اصولی نقطہ نگاہ سے مستند اور عملی طور پر صاحب نسخہ کے ذاتی تجربات سے ہوں۔ ناظرین ہمجیات کی بہتری اور فن کی ترقی کیلئے اشد ضروری ہے کہ ان چاروں باتوں کی پوری سختی سے پابندی کیجائے ——— پہلی تین باتوں کی پابندی کا ذمہ تو میں لے سکتا ہوں کہ اس عنوان کے ماتحت ایسا کوئی نسخہ شائع ہی نہ کروں گا جو پہلے تین اصولوں کی کسوٹی پر پورا نہ اترتا ہو۔ لیکن چوتھی بات خود نسخہ جات پیش کرنے والے حضرات کے ضمیر سے تعلق رکھتی ہے اور اسے وہ خود ہی جان سکتے ہیں کہ وہ کس قدر سچ لکھ رہے ہیں یا جھوٹ! ——— بہتر ہوگا اگر وہ جھوٹ لکھکر اپنی رسوائی اور جگ ہنسائی کا سامان مہیا نہ کریں! ——— ایڈیٹر

تین آسان اور مجرب نسخہ جات

از قلم جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ جی مہتہ ——— گوجر خان

اکسیر

اجزا:۔ خاکستر جنگلی اوپلہ۔ شیر مدار حسب ضرورت۔

ترکیب:۔ خاکستر کو شیر مدار میں اچھی طرح سے بھگو کر سایہ میں خشک کرکے شیشی میں نگاہ رکھیں۔

فوائد:۔ مخرج بلغم۔ معرق۔

کھانسی اور دمہ بلغمی میں شہد میں چٹائیں۔ نمونیہ کی حالت میں جوشاندہ ملٹھی اور سونف سے یا آب نخود سے کھلائیں۔

چڑھے ہوئے ملیریا بخار میں گرم چائے یا آب گرم سے دینے سے پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ذرا سی مقدار میں سونگھیں۔

نزلہ۔ زکام:۔ درد شقیقہ کی حالت میں نہایت قلیل مقدار میں بطور نسوار ناک میں چڑھائیں چھینکیں آکر صحت ہوگی۔ قابل قدر نسخہ ہے۔

اکسیر کافوری

اجزا:۔ شیشہ نمک۔ مشک کافور۔ نوشادر۔ ہموزن۔

ترکیب:۔ سفوف بنالیں۔

فوائد:۔ بطور نسوار لینے سے درد سر۔ زکام۔ شقیقہ کو دور کرتا ہے۔ بطور منجن استعمال کرنے سے درد دانت اور بدبوئے دہن کو مفید ہے۔

ملیریا بخار کی باری سے پیشتر ایک ایک گھنٹہ بعد ایک سے دو رتی تک کھلانے سے باری کو روکتا اور چڑھے بخار میں دینے سے بخار کی حدت کو کم کرتا ہے۔

نفخ شکم کی حالت میں عرق پودینہ یا جوشاندہ سونف کے ہمراہ کھلائیں۔ غرضیکہ اس مختصر نسخہ سے ایک حاذق طبیب کافی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

تحفہ چرم

پرانا بوسیدہ چمڑا (یا جوتی کے تلے کا پرانا چمڑا) ایک کوئلہ کی آگ پر جلا کر کوئلہ کر کے باریک پارچہ بیز کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ تک ہمراہ بدرقہ مناسب

فوائد:۔ (ا) یہ عجیب و غریب تحفہ ہر قسم کے اندرونی و بیرونی جریان الدم کو روکتا ہے۔ نکسیر، بواسیر، کثرت طمث، قے الدم وغیرہ میں مفید ہے۔

(ب) زخم جراحت پر ڈالنے سے خون کو بند کرتا ہے۔

(ج) بطور نسوار ناک میں چڑھانے سے کرم دماغ کو خارج کرتا ہے۔ مرگی کے مریض کو دورہ کے وقت بطور نسوار چڑھانا فوراً مریض کو ہوش میں لاتا ہے۔

لاثانی اور لاجواب مجربات

از قلم جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ایم بی بی ایس ایچ ایل ایف ایچ یو ۔ بڈھلاڈہ

سات مرضوں کا ایک ہی علاج

نہایت ہی قابل قدر نسخہ:۔ ہیرا ہینگ چھ ماشہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ نمک خوردنی ایک تولہ۔

تینوں چیزوں کو خوب باریک کرکے گرم پانی میں کھرل کرکے حل کریں پھر اس سیال کو صاف کپڑے میں سے چھان کر ایک بوتل میں بھرلیں۔ صاف عرق سفید رنگ کا دودھ کی مانند تیار ہوگا۔ اس کل وزن کو چوبیس خوراک سمجھیں۔
یہ ایک بیحد مفید و موثر نسخہ ہے جسے بارہا آزمایا گیا ہے۔ ہمیشہ نوے فیصدی تسلی بخش نتائج نکلتے رہے ہیں۔
مندرجہ ذیل شاامراض میں جب ضرورت پڑے ضرور تجربہ کریں۔ انشاء اللہ بے خطا پائیں گے۔
(۱)، درد قولنج (۲)، متلی (۳)، ورم جگر (۴)، بادگولہ (۵)، بدہضمی (۶)، درد گردہ (۷)، کمی اشتہا
خوراک گرم پانی سے دیا کریں۔ وقفہ مرض کی شدت کی کمی وبیشی کے مطابق خود مقرر کریں۔ عموماً دو تین چار گھنٹہ کے وقفہ سے دوسری خوراک دینی چاہیئے۔

اکسیر پیچش

صرف ایک ہی یوم میں کلی صحت ہوگی ۔ مگنیشیا سلفاس ایک ڈرام تول کر ایک شیشی میں ڈال دیں اور اوپر سے گرم پانی چار مرتبہ کپڑے میں چھان کر سرد کرکے چار اونس خوب ملائیں۔ اور پیچش کے مریض کو یہ عرق ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے پلاتے رہیں تو پیچش کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو ایک ہی دن میں صحت کلی ہو جائے گی۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

ملاحظہ

یہ وہی نسخہ ہے جو بہن نجم النسار بیگم صاحبہ نے بھی لکھا ہے فرق صرف وزن کا ہے۔ نسخہ ہومیو پیتھک اصول پر ہے نجم النساء بیگم صاحبہ نے جو وزن پیش کیا ہے بلاشبہ وہ نسبتاً زیادہ ہومیو پیتھک ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ تجربے کی کسوٹی پر کونسا وزن زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔ یہ تجربہ ہی کی کسوٹی پر معلوم کیجئے! ـــــ ایڈیٹر

کچلہ کے متعلق کچھ اور بھی

از قلم جناب وئید جگن ناتھ جی وئید واچسپتی ——— جنڈ

ملاحظہ

کچلہ پر ایک نامکمل مضمون وئید صاحب موصوف کے قلم سے آبحیات ۱۹۳۶ء کی چند اشاعتوں میں پیش کیا جاچکا ہے۔ اشاعت موجودہ میں چند اور ضروری باتیں پیش کیجاتی ہیں۔ ان کو وئید جی کو مذکورہ مضمون کی ایک قسط مطبوعہ آبحیات بابت ماہ مئی ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲۶ کے مضمون کے ساتھ ملاکر پڑھا جائے تو مضمون مکمل ہو جائیگا۔

آبحیات کے بیشتر صفحات میں ذوق عامہ کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں ہمیشہ ہلکا پھلکا طبی لٹریچر پیش کرتا رہا ہوں۔ لیکن جب بھی کوئی ایسا مضمون شائع ہوا ہے جس میں کسی موضوع پر علمی نقطہ نگاہ سے بحث کی گئی ہو۔ مجھے پچاسوں خطوط ایسے ناظرین کے موصول ہوگئے ہیں جنہوں نے اس مضمون کو سخت ناپسند کیا ہے ——— اور اسکے مقابلہ میں پسندیدگی کے خطوط صرف دو چار! ——— اسکے برعکس وہ مضامین جن میں شروع سے لے کر آخر تک صرف نسخہ جات ہی نسخہ جات بھر دئے گئے ہوں ہمیشہ پسند کئے جاتے رہے ہیں ——— عام ناظرین کی یہ بد ذوقی قابل ماتم ہے اور ضرورت ہے کہ اس بگڑی ہوئی ذہنیت کی جلد سے جلد اصلاح کیجائے!

ذوق عامہ کی تسکین کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بھی میں نے اسے بتدریج بلند کرنے کیلئے آب حیات میں آہستہ آہستہ کسی قدر علمی مضامین کے روز افزوں اضافہ کے خیال کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ مثال کے طور پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جڑی بوٹی نمبروں کی ہر ایک جلد کے نصف اول میں جہاں ذوق عامہ کی ضیافت کے لئے افسانوی طرز میں نسخہ جات پیش کئے گئے ہیں وہاں اس کے نصف آخر میں عموماً کسی قدر علمی مضامین پیش کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ آہستہ آہستہ اس معیار کو اور بھی بلند کر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ ناظرین بھی اپنے ذوق پسندیدگی کو ذرا اور ترقی دیں اور اس قسم کے ریمارک پیش کرنے سے باز آجائیں کہ "آبحیات کی گذشتہ چند اشاعتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آیورویدک اور ہومیوپیتھک طبوں پر باقاعدہ مضامین لکھ کر آبحیات کا علمی معیار بلند تر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا کے واسطے اس سے باز آجائیے ورنہ آپ کے پرچہ کو کوئی سمجھدار آدمی پڑھنا گوارا نہیں کریگا۔ آیورویدک اور ہومیوپیتھی پر بہت سی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ جنہیں پڑھنا ہوگا انہیں کتابوں کو پڑھ لیں گے۔ آپ کے رسالہ میں مغز کھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر علمی مضامین تو کتابوں کے کیڑے ہی پسند کرتے ہیں اور جن میں علمی مضمون ہوں ایسی کتابوں کو دیمک ہی کھایا کرتی ہے

آپ کا پرچہ بہت شاندار پرچہ ہے۔ علمی مضامین شائع کرکے اس کی شان مت بگاڑیئے۔" ——— واہ واہ! کیا کہنے ہیں اس وسعت نظر کے! پھر لطف یہ کہ یہ ریمارک پاس کرنے والا وَید بھی ہے، ڈاکٹر بھی اور حکیم بھی! جس کے نام کے ساتھ بڑی بڑی لمبی چوڑی ڈگریوں کے دم چھلے لگے ہوئے ہیں۔ ہائے رام!

ع چوں مسلمانی از کاشی برخیزد کجا ماند ہندوانی

(من نداتم فاعلنۃ فاعلات)

ایڈیٹر

مواقع استعمال

نظام تنفس پر کچلہ کے اثرات: تنفس پر کچلہ کا محرک اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ذات الریہ، سعال مزمن، مرض سِل وغیرہ میں جب رفتار تنفس کمزور ہو جائے تو اس کے استعمال سے سانس کی آمد و رفت اعتدال پر آجاتی ہے اور اسی طرح اگر اس کو مخرج بلغم ادویات کے ساتھ شامل کرکے استعمال کیا جائے تو پھیپھڑوں میں طاقت پیدا ہو کر بلغم آسانی سے خارج ہوتی ہے کہ جس سے مریض کو بہت آرام محسوس ہوتا ہے اور وہ جلد ہی صحت یاب ہو جاتا ہے چنانچہ نمونیہ میں ٹنکچر نکسوامیکا یا لائیکوار سٹرکنیا ہائیڈروکلور مکچروں میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے تنفس کی رفتار باقاعدہ ہو جاتی ہے۔ بلغم بآسانی خارج ہوتی ہے اور علاوہ ازیں ضعف قلب کا اندیشہ نہیں رہتا۔ دیگر مرض سِل میں جو اکثر مریضوں کو بوجہ کمزوری تنفس رات کو پسینہ آتا ہے جس سے مریض آئے دن لا وکمزور ہوتا جاتا ہے ایسی حالت میں اسے استعمال کرانے سے فعل تنفس باقاعدہ ہو کر رات کے وقت پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے۔

نظام عصبی: اس سے پیشتر بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ نخاع اور اعصاب نخاعی پر براہ راست اس کا نہایت اعلےٰ مقوی محرک اثر پڑتا ہے۔ اس لئے مرض فالج، لقوہ، استرخا وغیرہ میں کمال درجہ مفید ہے چنانچہ اس غرض کے لئے اسے طب قدیم میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے کیا اندرونی طور پر اور کیا خارجی طور پر۔

آلات تناسل و آلات بول

اسے عنانت کے معالجہ میں نہایت کثرت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دوا نہایت شدید قوی، مبہی و مشتہی خواص رکھتی ہے اور کیونکہ اس کا مخصوص اثر نخاع کے عصبی مرکز باہ پر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اعصاب کو تحریک و قوت دیتا ہے جس سے ان میں سکڑنے کی طاقت معمول سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جب آلہ تناسل میں انتشار نامکمل ہوتا ہو یعنی جب اس ساخت میں جس سے عضو خاص میں ایستادگی و انتشار پیدا ہوتا ہے کمزوری پیدا ہو جائے تو یہ دوا اعصاب انتصالی کے ذریعہ اس کو نہایت قوی تحریک پہنچاتی ہے۔ جس سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عام اعصاب کی کمزوری کے مریضوں کی عنا

میں بھی نہایت مفید اور زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بڑھاپے میں ضعف باہ پیدا ہو اور پیشاب بار بار آتا ہو تو اسے استعمال کرنے سے یقینی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ قوت باہ کے بڑھ جانے کے علاوہ مثانہ کو طاقت دیتا ہے جس سے بار بار پیشاب آنے کی تکلیف بھی رفع دفع ہو جاتی ہے

یہاں پر یہ واضح کر دینا بھی نہایت لازم ہے کہ جب کثرت جماع کی وجہ سے ضعف باہ ہو یا بوجہ جلق۔ جب جریان و احتلام کی شکایت بھی ساتھ ہی ہو تو اس کا استعمال مضر ثابت ہوتا ہے اور خاص طور پر جب اسے زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے اور زیادہ عرصہ کے لئے اسے جاری رکھا جائے۔ کیونکہ مذکورہ ہر دو حالتوں میں اسے استعمال کرنے سے حرام مغز میں اور زیادہ دوران خون ہو کر اور تحریک زیادہ ہو کر مرض ترقی کر جاتا ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا ہر دو حالتوں میں یعنی کثرت جماع کے عادی عنانت کے مریضوں میں اور مجلوق مریضوں میں پہلے پہلے مسکنات و دافع ذکاوت ادویات کے ذریعہ جریان و احتلام کو بند کر لینے کے بعد اس کا استعمال نہایت زود اثر ثابت ہوتا ہے ورنہ پہلی صورت میں استعمال کرنے سے فائدہ ہونے کی بجائے جریان و احتلام بڑھ کر مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ البتہ جب اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے احتلام ہو اور کسی بھی دوا سے دور نہ ہوتا ہو اور اس کی وجہ سے مریض دن بدن کمزور و لاغر ہو رہا ہو تو اس کے استعمال سے کمال کا فائدہ ہوتا ہے۔

کیا طب قدیم اور کیا طب جدید ہر دو میں اسے قوت باہ کے لئے مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ طب قدیم میں تو اس کی معجون وغیرہ بنا کر استعمال کرائی جاتی ہے اور طب جدید (ایلوپیتھی) میں کچلہ کے تمام حقیقی مرکبات کو مختلف طریقہ جات سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ٹنکچر نکس وامیکا کو ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ اور ٹنکچر کینتھر ڈیس کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو نہایت مقوی باہ ثابت ہوتا ہے۔ ایکسٹریکٹ نکس وامیکا کو فاسفورس۔ آرسینک (سنکھیا) گولڈ (سونا) ڈامیانہ۔ یوہمبین۔ کینبس انڈیکا (بھنگ)، اوپیم (افیون) مارفیا (ست افیون) آئرن (فولاد) مشک وغیرہ اجزا کے ساتھ ملا کر کئی اقسام کی گولیاں تیار کی جاتی ہیں۔ سٹرکنیا کو فاسفائیڈ۔ ڈامیانہ۔ یوہمبین اور آرسینک (سنکھیا) کے ساتھ ملا کر ٹبلٹ گولی استعمال کیا جاتا ہے وغیرہ۔

کچلہ کا زہر

کچلہ کی مقدار سمی:۔ سفوف کچلہ عموماً ایک ماشہ سے دو ماشہ کی مقدار میں مہلک ثابت ہوتا ہے اور جوہر کچلہ (سٹرکنین) $\frac{1}{2}$ گرین سے ۲ گرین یعنی دو چاول سے لے کر ایک رتی کی مقدار تک سم قاتل ہے۔ لیکن کئی اشخاص پر اس کا سمی اثر بہت تیز ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی اشخاص اس کی $\frac{1}{12}$ گرین سے $\frac{1}{2}$ گرین جیسی قلیل مقدار ہی سے راہی ملک عدم ہو چکے ہیں۔

وقفہ ظہور علامات زہر:۔ جوہر کچلہ کی زہریلی علامات پانچ سے بیس منٹ تک میں ظاہر ہو جاتی ہیں لیکن سفوف کچلہ کی زہریلی علامات ذرا دیر سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ یعنی چند منٹ سے لیکر دو گھنٹہ کے اندر اندر شروع ہوتی ہیں اور پھر دس منٹ کے اندر مریض ہلاک ہو سکتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی پانچ چھ گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔

علامات مسموم اس دوا کے مقدار سمی میں کھا جانے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی مسموم کے منہ کا ذائقہ سخت کڑوا ہو جاتا ہے۔ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے اور اعضا شکنی ہونے لگتی ہے اور کیونکہ اس کے زہر کا اثر سیدھا حرام مغز پر ہوتا ہے اس لئے فوراً کزاز کی طرح سے تشنج ہونے لگتی ہے۔ تمام جسم کے عضلات میں ایک وقت اور ایک دم ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ بازو اور ٹانگیں کھنچ جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی مٹھیاں بندھ جاتی ہیں۔ سر پہلے تو آگے کی طرف اور پھر پیچھے کی طرف جھک جاتا ہے۔ تمام جسم کے عضلات و اعصاب میں کھچاوٹ ہونے کی وجہ سے جسم بالکل سخت ہو جاتا ہے۔ نبض بہت تیز رفتار سے چلنے لگتی ہے۔ جسم کا درجہ حرارت بھی قدرے بڑھ سکتا ہے۔ قوت بصارت اور قوت سماعت تیز ہو جاتی ہیں۔

یہ تشنجی دورہ اکثر ایک آدھ منٹ یا زیادہ سے زیادہ دو منٹ رہ کر وقفہ دے دیتا ہے یعنی کہ تشنج کے جلد ہی بعد جسم کے عضلات نرم اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ مسموم اپنے جسم میں تکان اور ماندگی محسوس کرتا ہے۔ پسینہ سے اس کا جسم تر بتر ہو جاتا ہے۔ یہ وقفہ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور پھر یکایک وہی تشنجی دورہ آجاتا ہے اور پھر اسی طرح سے جسم کے تمام عضلات میں تشنج ہو جاتا ہے اور مندرجہ بالا عوارضات پھر عود کر آتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ تشنجی دورہ بہت شدت سے ہوتا ہے اور کیونکہ پیٹھ کے عضلات بھی اینٹھ کر سخت ہو جاتے ہیں اس لئے اب کی بار مریض کا جسم کمان کی مانند ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور صرف سر اور ایڑیاں ہی بستر وغیرہ پر رکھی رہتی ہیں۔ دگرنہ تو باقی تمام جسم کمان کی طرح خمیدہ ہو کر بستر سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ پیٹ کے عضلات بھی لکڑی کے تختہ کی مانند سخت ہو جاتے ہیں اسطرح سینہ کے عضلات بھی اینٹھ کر سخت ہو جاتے ہیں۔ چہرہ کا رنگ زرد اور نیلگوں ہو جاتا ہے۔ آنکھیں باہر کو ابھر آتی ہیں اور ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ چہرہ کے عضلات کھنچ جانے سے مسموم کے دانت دکھلائی دینے لگتے ہیں۔ گویا کہ مریض ہنستا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اس ڈراؤنے چہرہ کو دیکھ کر ہر بشر خوفزدہ اور ہراساں ہو جاتا ہے۔ لیکن اس وقت تک بھی مسموم کے جبڑے کے عضلات متشنج نہیں ہوتے۔ ہاں جب مسموم آخری سانسوں پر ہوتا ہے تو یہ بھی متشنج ہو جاتے ہیں۔ مسموم آخر تک بے ہوش نہیں ہوتا اور اس کے حواس اس قدر تیز اور ذکی ہو جاتے ہیں کہ معمولی سے شور و غل کے سننے سے یا روشنی کے دیکھنے سے فوراً تشنج کا دورہ عود کر آتا ہے اور کبھی کبھی یہ دورہ اسقدر شدت سے ہوتا ہے کہ بستر پر پڑا ہوا مریض باہر جا گرتا ہے۔

غرضیکہ اس طرح بار بار دورہ آتا ہے اور رفع ہو جاتا ہے۔ جس قدر زہر زیادہ ہوگی اسی قدر دورے بھی جلد جلد اور شدت سے ہوں گے اور جس قدر زہر خفیف ہوگی اسی طرح دورے بھی دیر دیر سے اور معمولی ہوں گے۔ لیکن بآخر مریض بوجہ تنگی تنفس تڑپ تڑپ کر اپنی زندگی سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

باقی آئندہ

(مستقل عنوان)

اشتہار بازی

جھوٹی اشتہار بازی نے سچے اطبا کی پوزیشن کو بھی ہلکا کر دیا ہے

یورپ کی اشتہار بازی اغراض ذاتی اور انتفاع شخصی سے منزہ نہیں لیکن ساتھ ہی اس کے اس قدر لچر و پوچ بھی نہیں ہے جتنی کہ ہماری اشتہار بازی۔ یورپ جس دوا کو مشتہر کرتا ہے آپ دیکھتے ہیں کہ وہ اس کے لاکھوں اشتہارات اور ہزاروں سیمپل مفت اور مختلف طریقوں سے تقسیم کرڈالتا ہے۔ ہر پیٹنٹ دوا کے لیبل پر اس کے اجزا کی تفصیل درج ہوتی ہے۔ وہ نہایت دیانتداری کیساتھ نہایت صفائی، خوبصورتی اور خوشنمائی کے ساتھ اوا پنے خیال سے ضروری اور مفید تریں دوا پبلک کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب آپ اس کے مشتہر و موجد کی حیثیت معلوم کرنا چاہیں گے تو آپ یہ معلوم کرکے متعجب ہونگے کہ اس کا موجد یا مشتہر کوئی مشہور و معروف ڈاکٹر ہے یا کوئی بہت بڑا کیمسٹ۔ یہی وجہ ہے کہ ولایتی پیٹنٹ ادویہ ہر شخص آنکھیں بند کرکے خرید لیتا ہے اور کسی ڈاکٹر کو ان کی طرف رہبری کرنے میں ذرا بھی تکلف نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے ہمارے ملک کی دیسی اشتہاری ادویہ کی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی شخص ان کو ایک مرتبہ خرید لے تو دوسری بار دھوکہ سے بھی ان کا نام لینا گوارا نہ کریگا۔ کیونکہ ہمارا دیسی مشتہر کبھی پورے اجزا سے نسخہ کی تیاری اس لئے پسند نہیں کرتا کہ کہیں نسخہ کی لاگت زیادہ ہوکر منافع کم نہ ہو جائے۔ اور چونکہ وہ لوگ بالعموم فن سے غیر متعلق، جاہل اور غیر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اس امر سے قطعاً بحث نہیں ہوتی کہ وہ جس دوا کو مشتہر کر رہے ہیں آیا اس سے پبلک کو فائدہ بھی پہنچے گا یا نہیں۔ ان کی بلا سے۔ پبلک نقصان اٹھائے یا بدظنی و بدگمانی پھیل کر طب یونانی کو صدمہ پہنچے۔ ان کا مقصود بالذات صرف نام کی شہرت، ٹکوں کی آمد کے سوا کچھ نہیں ہوتا چنانچہ اس غیر ذمہ دارانہ اور خود غرضانہ اشتہار بازی کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوستانی اشتہاری ادویہ نہایت درجہ مشکوک نظر سے دیکھی جانے لگی ہیں۔ لوگوں میں بے اعتمادی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب اگر واقعی کوئی ہندوستانی قابل طبیب یا وید کتنی ہی بہتر اور معتمد دوا پبلک کے سامنے پیش کرے لیکن لوگ اس دوا کو بھی یکایک قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ اور اسی شک و شبہ کی نظر سے اس کو بھی دیکھیں گے۔ کہ جس کے وہ عرصہ سے عادی ہو رہے ہیں۔ ہمارے دیسی اشتہاری حکیم صاحبان اگر ملک میں کسی طبقہ کی پوری پوری خدمت کرسکتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو وہ صرف عیاشوں اور عیش پسندوں کا طبقہ ہے۔ ان کے تجربہ میں کوئی مفید دوا آئی ہے یا آسکتی ہے تو صرف

"طلائے نادر شاہی"۔ "حب ملذذ واجد علی شاہی"۔ "حب امساک خاص الخاص" یا "پارہ کی دودھ ہضم کرنیوالی گولی" ہے اور بس۔

کیوں نہ ہو جبکہ ان کی مساعی وجد وجہد تحقیقی کا اختتام کسی فقیر، سنیاسی یا کسی خاندانی ناخواندہ حکیم کے مجرب نسخہ مقوی باہ پر ہو جاتا ہے۔ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو حقیقتاً ان حضرات کی یہ بے غرضانہ خدمتِ خلق قابل ستائش ہے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ ہندوستان میں سوائے ضعف باہ، جریان، سرعت انزال کے اور کوئی مرض پیدا ہوتا بھی نہیں ہے اور اگر احیاناً کبھی کوئی دوسرا مرض پیدا ہو بھی جائے تو اس کا ازالہ "طلائے نائزہ ریچھ" سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ خدانخواستہ اگر یہ دوا کسی وجہ سے فیل ہو جائے تو پھر ہندوستان میں اور بھی ہزاروں حکیم اور وید پڑے ہوئے ہیں بھگتے رہیں گے آخر وہ ہیں کس لئے۔

بنظر تعمق اگر دیکھا جائے تو اسی گندم نمائی جو فروشی اور جھوٹی اشتہار بازی نے ہماری طبوں کے بچے کھچے وقار کو نقصان پہنچایا ہے اور انہی نام نہاد۔ جاہل اور اشتہار باز حکیموں نے اطبار کی پوزیشن کو ہلکا کر دیا ہے اور عام طور پر واقعی اطبار اور خود ساختہ حکیم صاحبان میں امتیازی فرق باقی نہیں رکھا۔

ہمارے لئے کس قدر شرمناک یہ امر ہے کہ یورپ سے ہمیشہ ایک نئی دوا کا اشتہار نکلتا ہے۔ کبھی کوئی "ملیریا بخار کے لئے اکسیری گولیاں"۔ کبھی "سرطان کا مجرب علاج"۔ کبھی "دق وسل کا شفا بخش انجکشن" منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ کبھی "بچوں اور ناتوان مریضوں کے لئے نئی کیمیاوی غذا" مشتہر کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک کی اعلےٰ ذہنیت ملاحظہ ہو کہ جہاں سوائے "مرادآباد میں مردہ زندہ ہو گیا"۔ "کانپور میں گولی (گولی امساک) چل گئی"۔ "آپ کو خدا کی قسم مجھے ضرور پڑھیے گا"۔ "چار نکاح کیجیے"۔ کے اور کوئی بات ہی سنائی نہیں پڑتی۔

یہ سب ثبوت ہے ہماری ناکارگی اور غفلت کا۔ اگر ہم ذرا بھی ہوش گوش سے کام لیتے تو ہندوستان میں طلا بازیوں کا یہ غدر نہ مچتا۔ بہر کیف اب بھی اس کا تدارک ممکن ہے۔ بشرطیکہ ہم جلد سے جلد تلافی مافات کی کوشش کریں اور اس مکروہ اشتہار بازی کا قطعی انسداد کراتے ہوئے سچی اشتہار بازی کو پروپیگنڈے کے اصول پر اپنے ہاتھ میں لے لیں اور ہمہ وقت اس بات کی کوشش کریں کہ پبلک کو عسیر العلاج اور عام امراض کی مفید، بہترین اور بھروسہ کی ادویہ بکفایت و آسانی ہر جگہ دستیاب ہو سکیں اور جو اطبار اس کام کو سنبھالے ہوئے ہیں ان کو ہر ممکن امداد کریں کہ وہ اپنے جائز مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ ——— (مشیر الاطبار)

گائے کا گوشت کھانے کے نقصانات

گرم خشک۔ اپھارہ کرتا ہے۔ خون کو خراب کرتا ہے سوداوی بیماریوں کو پیدا کرتا ہے۔ گنٹھیا اور دوسری دردوں کو مضر ہے۔ دماغ میں زہریلے مواد کو چڑھاتا ہے۔ زیادہ استعمال ہونٹ اور مسوڑوں کو پھیلا دیتا ہے۔

—— ابھی نو گھنٹو

گرم خشک۔ اپھارہ کرتا ہے۔ دیر ہضم، غلیظ، ردی الکیموس (یعنی خراب خون پیدا کرتا ہے) فاسد خون پیدا ہو، سوداوی مرض پیدا ہو، گنٹھیا اور عرق النسا کو مضر ہے۔

—— خواص الادویہ یونانی

اس کا گوشت نہایت غلیظ ہے۔ خون فاسد پیدا کرتا ہے۔ سوداوی امراض مثلاً گنٹھیا وغیرہ کو پیدا کرتا ہے۔ دماغ پر ردی بخارات کو چڑھاتا ہے جس سے کہ دماغی طاقت زائل ہوتی ہے۔ مسوڑھوں اور ہونٹوں پر ورم پیدا کرتا ہے۔

—— ویدک مخزن المفردات

گائے کا گوشت دیر ہضم و غلیظ ہے۔ خون غلیظ سوداوی پیدا کرتا ہے اور اس وجہ سے بدن میں سوداوی مرض پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے سرطان، جذام۔ ورم طحال، داء الفیل، دوالی۔ بہق، جرب، دواد، سر کا گنج۔ اس کو ہمیشہ کھانا گنٹھیا اور ریگن کے مریض کیلئے برا ہے۔

—— خزائن الادویہ

سور کا گوشت کھانے کے نقصانات

سور کا گوشت کھانے والوں کے بدن میں بعض ایسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو کسی اور غذا کے کھانے سے نہیں ہوتیں۔ غالباً اسی وجہ سے حضرت موسیٰ ؑ کی شریعت میں سور کا گوشت کھانے کی ممانعت ہوئی تھی۔ اور سخت مکروہ اور حرام چیز قرار دی گئی تھی۔ حضرت محمد صلعم صاحب نے بھی اپنے مریدوں کو اس ناپاک چیز کو ہاتھ لگانے سے منع کیا۔ اور آجکل کروڑوں مسلمان سور کے گوشت کا نام سنکر گھبراتے ہیں۔ سور بے شک تمام حیوانات میں بالکل ہی ناپاک ہے کوئی جانور غلاظت میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس کے راستے میں جو کچھ الا بلا آتی ہے اس کو کھائے بغیر نہیں رہتا۔ یہانتک کہ حیوانات کی سڑی ہوئی لاشوں کو بھی چٹ کر جاتا ہے۔ امریکہ کا مصنف اس مضمون پر عجیب ریمارک کرتا ہے۔ "سور ایسا بدنیت جانور ہے کہ وہ جنوبی جنگلوں میں اخروٹ جیسے لذیذ میوہ کو چھوڑ کر عقاب اور گرگسوں کے ساتھ مردار گدھے اور خچر کی لاش پر لڑنے لگتا ہے۔ سر جمیز پیجٹ نے سب سے پہلے سور کے گوشت میں چھوٹے چھوٹے کرم دریافت کئے تھے جو ٹرکینیا سپاسٹریلس کہلاتے ہیں۔ یہ خوردبینی کرم جب خوب پکائے جانے سے ہلاک نہیں ہوتے اور انسان کے معدہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ نہایت دردناک علامات پیدا کرتے ہیں جسکا انجام چند ہفتے میں موت ہے۔ یہ کرم بعض موتوں میں تمام جسم میں دکھائی دیکھے گئے ہیں اور ان کا اندازہ ایک مربع انچ میں پچاس ہزار کے قریب کیا گیا ہے مگر خوش نصیبی کی بات ہے کہ عوام الناس میں خطرناک مرض جسکو ٹرکینی لوسس کہتے ہیں کم ہوتا ہے لیکن اگر کسی وقت میں ظاہر ہو جائے تو گوشت خوروں کی زندگی معرض زوال میں آجاتی ہے ٹیپ ورم (کدو دانے) ایک قسم کے کیڑے ہوتے ہیں جو انسان کے معدہ میں سور کا گوشت کھانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ الغرض جس شخص کو ٹیپ ورم کا ٹنا کی دیکھو فوراً سمجھ جاؤ کہ یہ سور کے گوشت کا فساد ہے۔ خنازیر، سوء ہضمی، صفراویت اور دیگر امراض جو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں +

خوبصورتی تندرستی —— پروفیسر ہانڈ لیو کارڈنا

دردِ سر

از قلم عالیجناب حکیم حضرت کوئی ؔ کوئی صاحب ———— لدھیانوی

گذشتہ سے پیوستہ   سلسلہ کیلئے دیکھو آبحیات ستمبر ۱۹۳۷ء

(عوام کے لئے بہت عام فہم مضمون)

ضعفِ دماغی سے پیدا شدہ دردِ سر کا ایک اور اکسیری نسخہ

اجزائے نسخہ

مغز بادام مقشر	چھوہارہ گٹھلی دور کردہ	مصری کوزہ	مکھن گاؤ شستہ	الائچی خورد	کشتہ فولاد (سادہ)
۷ عدد	۱ عدد	۲ تولہ	۲ تولہ	۳ عدد	۱ رتی

کشتہ مرجان	یا کشتہ مرجان جواہر والا
۱ رتی	۲ چاول

ترکیب تیاری: مغز بادام شیریں رات کو تھوڑے پانی میں بھگو دیں۔ صبح نکال کر چھیل لیں۔ چھوہارا بھی رات کو بھگو دیں۔ صبح نکال کر گٹھلی دور کر دیں۔ الائچی خورد بھی رات بھر پانی میں بھیگی رہنی چاہیئے۔ صبح اس کے تخم نکال لیں۔ چھلکا پھینک دیں ان تینوں چیزوں کو کسی صاف کھرل یا کونڈی میں رگڑ لیں یا سل بٹے سے گھوٹ لیں حتےٰ کہ مکھن کی طرح ملائم ہو جائے اب اس میں مصری بھی ملا لیں اور پیس کر یکجان کر لیں پھر مکھن بھی ملا لیں اور ہاتھ کی انگلی سے ایک جان کر کے پہلے ایک دو لقموں میں کشتہ فولاد اور کشتہ مرجان ملا کر چاٹ لیں باقی تمام چٹنی بھی اس کے اوپر سے چاٹ لی جائے۔

افعال و منافع: یہ چٹنی نہایت خوش ذائقہ ہے؛ دماغ کو از حد قوت اور طراوت بخشتی ہے؛ آنکھوں کو روشنی دیتی ہے؛ نظر کو تیز کرتی ہے؛ جلد کی خشکی کو دور کرتی ہے؛ جسم کو طاقت و توانائی دیتی ہے؛ حافظہ کو قوت بخشتی ہے؛ مادہ منویہ کو کثیر مقدار میں پیدا کرتی ہے؛ رقیق منی کو گاڑھا کرتی ہے؛ دل کی دھڑکن کو مٹاتی ہے؛ قلب کو فرحت بخشتی ہے؛ غذا کی غذا اور دوا کی دوا ہے؛ نہایت مفید اور قابل قدر شے ہے۔

مقدار خوراک: یہ چٹنی نہایت طاقت بخش ہونے کی وجہ سے کمزور معدہ والوں کو ہضم نہیں ہوا کرتی۔ فولاد۔ مرجان۔ مصری وغیرہ اگرچہ معدے کو تقویت دیتے ہیں اور مکھن اور بادام وغیرہ کو جزو بدن بننے میں مدد دیتے ہیں تاہم بہتر یہی ہے کہ پہلے چند روز اس چٹنی کے اجزا اسی وزن سے لے جائیں جو اوپر درج ہو چکا ہے۔ پانچ سات روز کے بعد ضرورت ہو تو اس وزن کو آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے دوگنے چوگنے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ چھوہارہ رات بھر بھیگا رہنے سے اگرچہ بہت حد تک اپنی زائد حرارت

لکھ دیتا ہے تاہم گرم مزاجوں کو اتنی احتیاط کرنی چاہیئے کہ دوسرے اجزا کا وزن تو حسب قوت ہضم بڑھالیں مگر جوہاروں کی تعداد نہ بڑھائیں۔ سردی کے موسم میں زیادہ سے زیادہ دو چوہارے لئے جاسکتے ہیں مگر سوائے خاص حالات کے گرم مزاجوں کو اس سے زیادہ کی ہم اجازت نہیں دیتے۔

ایک اور مستند اور مجرب نسخہ

کشتہ مرجان جواہر والا دو چاول۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا پانچ ماشہ میں رکھکر صبح وشام استعمال کریں اور تھوڑی دیر بعد اوپر سے نیم گرم دودھ مصری ملا ہوا نوش فرمائیں تو دماغ میں قوت پیدا ہو کر نہ صرف ضعف دماغی سے پیدا ہونیوالا سردرد ہی کافور ہو جائیگا بلکہ اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔

نوٹ:۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری اور کشتہ مرجان جواہر والا ـــــ یہ دونوں نسخہ جات طب یونانی کی اکثر جدید کتابوں میں درج ہیں۔ کسی کتاب میں دیکھ لیں۔ یہاں خوف طوالت کیوجہ سے ان کا اندراج نہیں کیا جاتا۔

پرہیز:۔ مریض کو نیم تاریک کمرے میں چین سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں اگر سردی سے درد بڑھتا ہو تو سرد اشیا سے اور اگر گرمی سے اس میں اضافہ ہوتا ہو تو گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ مریض کے قریب شور وغل نہ ہونے دیں۔ دردسر کی حالت میں فاقہ کرنا بہتر ہے۔ درد کا دورہ دور ہونیکے بعد غذا دی جائے۔

نوٹ:۔ ضعف دماغی سے پیدا ہونے والے سردرد میں مریض کو سونے کے بعد افاقہ معلوم ہوا کرتا ہے۔ اگر نزلہ وزکام کی شکایت ساتھ نہ ہو تو سر پر کوئی ہلکی قسم کی خوشبو لگانا مفید ہوتا ہے۔ مگر خیال رہے کہ تیز خوشبو ضعف دماغ کے مریضوں کو فوراً نزلہ وزکام میں مبتلا کر دیتی ہے۔ پاؤں کے تلوؤں اور سر میں بادام روغن کی مالش کرنا مفید پایا گیا ہے۔

غذا:۔ درد میں افاقہ ہونے پر ہلکی اور زود ہضم غذا دیں۔ بکری کا شوربا اور چپاتی، مونگ کی دال اور پھلکا، کدو پالک۔ خربوزہ مفید ہے انڈا ملا ہوا دودھ بہت نفع بخش ثابت ہوا ہے۔ مکھن یا گھی کا اتنی مقدار کہ ثقیل اور دیر ہضم ثابت ہو نقصان دہ ہے۔ بقدر قوت ہضم مکھن بادام مصری اس مرض کا اکسیری علاج ہے۔

گرمی سے پیدا ہونیوالے دردسر کا تشریح علاج

اسباب:۔ بسا اوقات گرم اور میٹھی چیزوں کے کثرت استعمال سے یا موسم کی گرمی کی شدت کی وجہ سے صفرا کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا کچھ حصہ معدے میں ٹپکتا ہے۔ جس سے معدہ سے تیز بخارات اٹھکر دماغ پر حملہ کرتے ہیں اور دردسر شروع ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ گرمی کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔ پیشاب گرم اور زرد رنگ کا آتا ہے۔ بعض دفعہ پیشاب میں کچھ

جلن بھی ہو جاتی ہے۔ زبان خشک ہوتی ہے۔ پیاس شدت سے لگتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے۔ ابکائیاں اور قئیں آتی ہیں۔ بسا اوقات ایک دو قے آنے کے بعد معدہ سے کچھ صفرا خارج ہو جاتی ہے تو درد میں کچھ افاقہ معلوم ہوتا ہے اور یہ درد اکثر اس وقت ہوا کرتا ہے جب کہ معدہ خالی ہو اور بھوک خوب چمکی ہوئی ہو۔ اس میں مریض کی کنپٹیاں نہایت زور سے تڑپتی ہیں اور درد اس شدت سے ہوتا ہے کہ سر پھٹا پڑتا ہے۔

اصول علاج: درد شدت سے ہو اور ابکائیاں آ رہی ہوں تو سب سے پہلے گرم پانی میں سکنجبین ملا کر قے کرانی چاہیئے تاکہ معدہ سے صفرا خارج ہو کر مریض کو کچھ چین محسوس ہو۔ اس کے بعد ٹھنڈی دوائیں پلائیں جو معدہ سے تیز بخارات کو اٹھنے سے روکیں اور گرمی کی شدت کو اعتدال پر لائیں۔ پیشانی پر ٹھنڈی دواؤں کا لیپ کریں۔

نہایت لاثانی صفرا توڑ شربت

اجزائے نسخہ: آلو بخارا۔ تمر ہندی۔ عرق بادیان۔ عرق گلاب۔ شربت گلاب

۵ دانہ ۵ تولہ ۷ تولہ ۵ تولہ ۴ تولہ

ترکیب تیاری: آلو بخارا اور تمر ہندی کو عرق بادیان اور عرق گلاب میں جوش دیکر چھان لیں۔ پھر اس میں شربت گلاب ملا کر مریض کو پلا دیں۔

افعال و منافع: صفرا کی شدت کو توڑنے والا اور صفراوی سر درد کو عظیم نفع بخشنے والا شربت ہے۔ منٹوں میں تیار ہو جانے والی لاثانی اکسیر ہے۔ جو گرمی کے سر درد کو انشاء اللہ یقیناً فائدہ بخشتی ہے۔ ابکائیاں اور قئیں اس سے فوراً رک جاتی ہیں۔ اس سے پیاس بجھتی اور پیشاب کی جلن مٹتی ہے۔

مقدار خوراک: اوپر جو وزن لکھا گیا ہے وہ ایک خوراک ہے۔ دن بھر میں ایسی دو خوراکیں پلائی جا سکتی ہیں۔

پیاس کی شدت کو تسکین بخشنے والا شربت

اجزائے نسخہ: آلو بخارا۔ عرق گلاب۔ شربت نیلوفر۔

۵ دانہ ۱۰ تولہ ۲ تولہ

ترکیب تیاری: آلو بخارا کو عرق گلاب میں بھگو کر زلال (نتھرا ہوا پانی) حاصل کریں اور اس میں شربت نیلوفر ملا کر نوش فرمائیں۔

افعال و منافع: پیاس کی شدت اور خشکی کے غلبہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مجرب و مستند چیز ہے۔ پیشاب کی جلن، جی متلانا، ابکائیاں، قئیں سب شکایات کو اس کے استعمال سے بفضلہ بہت کچھ نفع ہو جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ اوپر جو وزن لکھا گیا ہے وہ ایک خوراک ہے۔ دن بھر میں ایسی دو تین خوراکیں حسب ضرورت لی جا سکتی ہیں۔

کنپٹی کی تڑپتی ہوئی رگوں کو تسکین بخشنے والا لیپ

اجزائے نسخہ:۔ برادہ صندل سفید کا ہو مقشر۔ کافور۔ سبز دھنیے کا پانی۔

۲ ماشہ ۲ ماشہ ۱ ماشہ حسب ضرورت

ترکیب تیاری:۔ تمام اجزا کو سبز دھنیے کے پانی کی مدد سے سل بٹے پر خوب باریک پیس کر گاڑھا گاڑھا لیپ تیار کریں۔ سبز دھنیے کا پانی نہ مل سکے تو سادہ پانی سے کام لیں۔

افعال و منافع:۔ کنپٹی کی تڑپتی ہوئی رگوں کو بفضلہ فوراً تسکین بخشتا ہے۔ گرمی کی شدت سے آگ کی طرح تپتی ہوئی پیشانی میں فوراً ٹھنڈک کے آثار پیدا کر دیتا ہے۔ بہت قابل قدر، مفید، مجرب اور آزمودہ لیپ ہے۔ گرمی کے معمولی سر درد کو تو محض اسی لیپ سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ پیشانی اور کنپٹیوں پر لیپ کریں۔ خشک ہونے پر ٹھنڈے پانی سے تر کر دیا کریں۔

صفراوی درد سر کی شدت کو تسکین دینے والا مفرد جزو کا لیپ

اجزائے ضماد:۔ گائے کا مکھن تازہ۔

حسب ضرورت

ترکیب تیاری:۔ سو مرتبہ ٹھنڈے پانی سے دھو لیں۔ بس نہایت لاجواب اکسیر تیار ہے۔

افعال و منافع: گرمی خشکی کی شدت کو بہت جلد زائل کر دیتا ہے۔ دماغ کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ نہایت بے خطا اور مفید چیز ہے۔ لیکن شدید گرمی کی حالت میں صندل کافور والا لیپ جو اوپر بیان ہوا ہے وہ اس سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ خشکی کے غلبہ کی صورت میں یہ مکھن والا لیپ زیادہ مفید ہے۔

ترکیب استعمال:۔ حسب ضرورت مقدار میں لیکر کنپٹیوں اور پیشانی پر مالش کریں۔

تصدیقات و تکذیبات

جو نسخہ جات کسی کتاب سے (خاص طور پر آبحیات سے) دیکھکر آزمائش کئے جائیں ضروری ہے کہ ان کی تصدیق و تکذیب جو کچھ بھی ہو آبحیات میں شائع کرائی جائے ــــــ ایک غلط نسخہ کی تکذیب شائع کرانا ہزاروں حضرات کو غیر ضروری صرفِ زر، وقت اور پریشانی و مایوسی سے بچا لیتا ہے! تصدیقات و تکذیبات میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اس بات کا ثبوت متصور ہوگا کہ ناظرین میں تجربہ اور بخل شکنی کا شوق روزافزوں ترقی پر ہے۔ یاد رکھئے کہ زندہ قومیں اپنے تجربات سے خواہ وہ کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ لیکن مردہ اور پسماندہ اقوام اپنے تجربات کو خواہ وہ کتنے ہی حقیر کیوں نہ ہوں دوسروں سے چھپا چھپا کر رکھتی ہیں! ــــــ اپنے کو مردہ اور پسماندہ اقوام میں شمار نہ کرائیے ــــــ اُٹھئے اور زندہ قوموں کی صف میں آئیے اور اپنے تجربات سے بے دریغ دوسروں کو فائدہ پہنچائیے۔ **ایڈیٹر**

ملیریا کا نسخہ چالیس آدمیوں پر کامیاب ہوا

دوائے ملیریا کے عنوان سے ایک نسخہ جو آبحیات بابت ماہ فروری ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲۹ پر شائع ہوا تھا میں نے کم از کم چالیس آدمیوں پر اسکا تجربہ کیا ہے۔ بہت اچھا اثر کرتا ہے۔ اس کی چھ خوراک سے بخار کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو بالکل چلا جاتا ہے سب اشیا چونکہ کڑوی ہیں اس لئے میں اسے گرم کئے ہوئے لیموں پر ڈال کر چٹاتا ہوں اس طریقہ سے میں نے اسے بہت ہی مفید پایا ہے میرے ایک مہربان دوست نے بھی اس کا تجربہ کیا وہ بھی اسے مفید بتاتے ہیں۔

لالہ کیول کرشن بھگت۔ سید پوری۔ راولپنڈی

واقعی عجیب جادو اثر مصفی خون نسخہ ہے

گذارش ہے کہ خیسانده مصفی خون جو آبحیات مئی ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲۸ پر شائع ہوا ہے واقعی عجیب جادو اثر نسخہ ہے اسے میں نے بالکل بے خطا پایا ہے۔ میرے ایک دوست جن کی یہ حالت تھی کہ جسم بھر میں پھوڑے پھنسی اتنے تھے کہ کوئی انتہا نہیں اور ان سے زخموں کی مانند مواد بہتا تھا۔ بلکہ پیروں پر تو زخموں کی وجہ سے ورم بھی آچکا تھا اور چلنے پھرنے سے بہت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ ان کو حسب ترکیب صبح و شام ہفتہ بھر یہ دوا استعمال کرانے سے تمام زخم اور پھوڑے پھنسی وغیرہ خشک ہوکر تمام جلد صاف ہوگئی اور جسم پر ایک پھنسی تک باقی نہ رہی۔ بلکہ پیروں کا ورم بھی جاتا رہا۔ اس کے علاوہ جس بھی مریض

کو یہ خیساندہ دیا گیا وہی شفایاب ہوگیا۔ نسخہ کیا ہے واقعی "آب حیات" ہے۔ لہٰذا میں ابوالحکمت جناب غلام محمد صاحب کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعائے خیر کرتا ہوں۔ کہ پروردگار آپ کو اور حکیم صاحب کو اس فن نایاب میں ترقی دے تاکہ آپ ایسے ہی لاجواب مجرب نسخے شائع کر کے خلق کی خدمت کرتے رہیں۔ آپ کی اس صداقت سے کسی دن آبحیات کو سو فیصدی کامیابی نصیب ہوگی اور وہ دن دور نہیں ہے جب اسے تمام رسالوں کا سرتاج مانا جائیگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ

دعاگو

حاجی سلیمان کھتری ۸۳ علی عمر اسٹریٹ۔ بمبئی ۳

رام رچھپال صاحب ریکھی کے نسخے

جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی کے قلم سے اب تک صنعت و حرفت کے جتنے نسخے آبحیات میں شائع ہوئے ہیں وہ تقریباً سب درست ہیں۔ پرشین بلو بنانے کا نسخہ خاص طور پر آزمایا بالکل درست پایا۔

خوب رام کلرک۔ گوہانہ۔ رہتک

ملاحظہ:۔ آپ کا لفظ "تقریباً" مجھے یہ لکھنے پر مجبور کرتا ہے کہ آپ کے تجربہ میں وئیدجی موصوف کا جو نسخہ غلط ثابت ہؤا ہو اسکی آپ تکذیب بھی شائع کرائیے ——————— ایڈیٹر

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کا نسخہ غلط ہے

مارچ ۱۹۳۷ء کے آبحیات میں حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری کے قلم سے ضعیف الباہ لوگوں کیلئے تحفہ خاص کے عنوان سے جو نسخہ شائع ہؤا ہے وہ بالکل غلط اور مضر ہے۔ جب مریض کو دیا گیا تو بجائے فائدہ کے پیٹ میں مروڑ درد بدہضمی اور ورم شکم ہوگیا۔

حکیم سید اکرام حسین رضوی۔ سیکر

میرے تجربات کی رپورٹ

نمبر نسخہ	حوالہ آبحیات	نمبر صفحہ	نسخہ	صاحب نسخہ	نمبر تجربہ	نتائج
۱	جون ۱۹۳۵ء	۲۲	کشتہ تانبہ برنگ سفید بابوٹی	جناب حکیم محمد حمید علی صاحب ہمایوں	۲	بالکل غلط۔ ایسا سادہ سا نسخہ اور وہ بھی حکیم صاحب نے بغیر تجربہ کئے شائع کرادیا۔ یونہی سنا سنایا نسخہ ہے کوئی صاحب اس پر وقت ضائع نہ کریں۔

نمبر شمار	حوالہ آبحیات	[illegible]	نسخہ	صاحب نسخہ	[illegible]	نتائج
۲	جون سنہ ۱۹۳۵ء	۲۳	نزلہ دائمی۔ ریزش بخار...	جناب حکیم وزیر چند صاحب سندہ	۲	بالکل درست اور قدر کے لائق نسخہ ہے
۳	جون سنہ ۱۹۳۵ء	۲۳	دائمی قبض......	جناب حکیم وزیر چند صاحب سندہ	۵	نہایت اعلےٰ درجہ کا نسخہ ہے۔
۴	جون سنہ ۱۹۳۶ء	۳۷	اکسیر حرقت البول...	جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل	۲	نہایت ہی عمدہ اور مجرب دوا ہے۔
۵	جون سنہ ۱۹۳۶ء	۱۴	مجربات کیمیا......	جناب حکیم محمد ذوالفقار حسن صاحب	کئی مرتبہ	اس عنوان کے ماتحت کے تمام نسخہ جات غلط ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے ان کا جو اشتہار کیا اور مذاق اڑایا ہے وہ درست ہے۔
۶	نومبر سنہ ۱۹۳۶ء	۱۰	درد سر بلغمی...	جناب حکیم دیوان بوگھا رام صاحب	۱۰	جادو کی مانند اثر کرتا ہے۔
۷	نومبر سنہ ۱۹۳۶ء	۳۴	محلول سم الفار...	جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ مہتہ	۱	واقعی صحیح نسخہ ہے۔
۸	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۳۹	طلسم حیض کشا......	جناب حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب	۳	نسخہ بالکل غلط ہے ایڈیٹر صاحب نے اچھا کیا کہ یہ نوٹ اسکے ساتھ دیدیا کہ یہ نسخہ میرا مجرب نہیں ہے جو صاحب تجربہ کریں اپنی ذمہ داری پر کریں
۹	فروری سنہ ۱۹۰۰ء	۲۵	کشتہ فولاد ایک ہی دن میں تیار کرنا	جناب ایڈیٹر صاحب...	۱۰	بالکل صحیح، مجرب اور لاجواب نسخہ ہے۔
۱۰	فروری سنہ ۱۹۳۶ء	۳۳	چائنین.........	جناب ایڈیٹر صاحب...	۱۰	واقعی نہایت عمدہ اور اکسیر صفت نسخہ ہے چائے کا بدل اور اس سے ہزار درجہ اچھا نسخہ ہے اس سے فائدہ نہ اٹھانا بدقسمتی ہے
۱۱	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	۱۳	دنیائے طب کا بہترین منجن....	جناب حکیم سید وکیل احمد صاحب	۱	واقعی اکسیر نسخہ ہے بہت ہی اچھا اثر کرتا ہے
۱۲	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	۳۵	کالی سیاہی......	جناب وید رام جھپال صاحب	۲	نسخہ ٹھیک ہے لیکن سیاہی میں یہ نقص ہے کہ کاغذ پر پھوٹتی ہے۔
۱۳	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	۴۲	گندھک قائم النار	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	۲	بالکل غلط اور سنا سنایا نسخہ ہے۔
۱۴	اپریل سنہ ۱۹۳۶ء	۳۸	کایا کلپ.........	جناب بشارت سنیاسی	۱	بالکل غلط۔ ہاضمہ بھی خراب کر دیا۔ ملاحظہ:۔ اصولی طور پر دیکھا جائے تو نسخہ غلط نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپکو

نمبر شمار	حوالہ آبحیات	نمبر صفحہ	نسخہ	صاحب نسخہ	[illegible]	نتائج
						موافق نہیں آیا۔ جتنی تعریف کی گئی ہے گو اتنا مفید ہو لیکن نسخہ برا نہیں ہے۔ بہت تھوڑی مقدار سے شروع کر کے دوبارہ تجربہ کر کے دیکھیں ایڈیٹر
۱۵	اپریل ۱۹۳۷ء	۴۵	گھی سے مکھن	جناب وئید رام چھپال صاحب	۶	بالکل درست صحیح اور قابلقدر نسخہ ہے۔
۱۶	مئی ۱۹۳۷ء	[illegible]	دردِ سر ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹- تمام نسخہ جات آزمائے گئے	جناب حضرت کوئی نہ کوئی صاحب	۱۰۰	تمام نسخے جادو کی طرح اثر کرتے ہیں۔ خدا ان کوئی نہ کوئی صاحب کو تا دیر زندہ رکھے۔
۱۷	جون ۱۹۳۷ء	۹-۱۰	بچھو پر جالگوٹ والا نسخہ	جناب ایڈیٹر صاحب ...	۴	بالکل درست، صحیح اور تیر بہدف نسخہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب کے تمام نسخہ جات درست ہوتے ہیں۔
۱۸	جون ۱۹۳۷ء	۱۲	طلسم حیض کشا	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	۱	جھوٹ ہے۔ ہائے جھوٹ ہائے جھوٹ!
۱۹	جون ۱۹۳۷ء	۲۴	کشتہ سم الفار	جناب کشوری لال صاحب بہرام پوری	۱	بکھیڑے کا نسخہ اور وہ بھی جھوٹا۔ اگرچہ صاحب نسخہ نے اسکے سچ ہونے کا مئی ۳۷ء کے پرچہ میں بہت یقین دلایا تھا۔
۲۰	جولائی ۱۹۳۷ء	۳۲	سفوف قبض کشا ...	جناب سید ممتاز علی صاحب قادری چک ۲۱	۵۰	تیر بہدف مجرب نسخہ ہے۔ خوشبودار بھی ہے۔

دیگر حضرات سے التماس ہے کہ وہ بھی میری طرح اپنے اپنے تجربات آبحیات میں شائع کرائیں تاکہ شائقین فن پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ایڈیٹر صاحب کو یہ بھی کرنا چاہیئے کہ جن مضمون نگاروں کے نسخے زیادہ تر غلط ثابت ہوں آئندہ ان کے تجربات آبحیات میں شائع نہ کریں (بسر و چشم۔ ایڈیٹر)

فخر الحکماء شیخ محمد سلطان احمد صاحب ــــ بھن مال براستہ کوہ آلو

میں نے مندرجہ ذیل نسخوں کا تجربہ کیا

(۱) کشتہ شنگرف } مندرجہ آبحیات بابت ماہ جولائی ۱۹۳۶ء — منجانب جناب راج رامچندر شرما — صفحہ ۳۱ — ٹھیک تیار ہوا اور مفید پایا گیا۔

(۲) بسنگراہنی کپاٹ رس } مندرجہ آبحیات بابت ماہ جولائی ۱۹۳۶ء — منجانب ویدراج رامچندر شرما — صفحہ ۲۶ — کئی اشخاص پر استعمال کیا گیا درست ثابت ہوا۔

(۳) دوائے تلخ } مندرجہ آبحیات ماہ جولائی ۱۹۳۶ء منجانب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب — صفحہ ۲۲ — بہت مجرب ثابت ہوئی۔

(۴) مجرب قطرہ } مندرجہ آبحیات بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء — منجانب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب — صفحہ ۱۹ — بہت مجرب ثابت ہوا۔

(۵) دوائے بخار صفراوی } مندرجہ آبحیات بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء — منجانب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب۔ صفحہ ۲۴ — ہمراہ کشتہ ابرک سیاہ بہت مجرب ثابت ہوئی۔

(۶) نسخہ جریان } مندرجہ آبحیات بابت ماہ جولائی ۱۹۳۶ء — منجانب حکیم ملک محمد یار صاحب — صفحہ ۲۵ — درست ثابت ہوا۔

(۷) نسخہ آشوب چشم } مندرجہ آبحیات بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء — منجانب حکیم لبھو رام صاحب — صفحہ ۲ — مفید پایا گیا۔

(۸) تریاق ہیضہ } مندرجہ آبحیات بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء — منجانب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب — صفحہ ۱۸ — درست پایا۔

(۹) بال رکھشک شربت } مندرجہ آب حیات بابت ماہ نومبر ۱۹۳۶ء — منجانب ایڈیٹر صاحب۔ صفحہ ۳۶ — بہت مجرب ثابت ہوا۔

باقی نسخہ جات کی تصدیق و تکذیب بھی بشرط زندگی ارسال خدمت کروں گا۔

ہنسراج

(آبحیات کے صفحات حاضر ہیں — ایڈیٹر)

نسخہ جات کی چھان بین

ایڈیٹر کے قلم سے

میری ایک تالیف "نئی جوانی" کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:-

ایک نہایت ہی لاجواب و بے عدیل نسخہ

حب بنو ممسک

(جو کہ افیون و تمام منشی اشیاء سے مبرا ہے)

موچرس پانچ تولہ لیکر چینی کے پیالے میں رکھیں اور اس پر شیر برگد اتنا ڈالیں کہ موچرس کے ایک انگل اوپر تک آجائے۔ پھر اس کو حفاظت سے رکھدیں۔ نیز چاہیئے کہ پیالہ مذکور کو کسی ململ وغیرہ کے کپڑے سے ڈھانپ دیں تاکہ گرد وغبار سے محفوظ رہے۔ پھر جب شیر برگد خشک ہو جائے تو اتنا ہی اور ڈالدیں۔ علیٰ ہذالقیاس کم از کم سات مرتبہ تر و خشک کریں۔ پھر اس کو شیر برگد کے ذریعہ ہی تین دن کھرل کریں۔ جب گولیاں باندھنے کے لائق ہو جائے تو حبوب بقدر رتی رتی بنالیں اور خشک ہونیکے بعد شیشی میں سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال:- وقت خاص سے تین گھنٹہ پیشتر ایک گولی سے دو گولی تک نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ مگر سر شام کے وقت نمکین چیزوں اور اچار چٹنی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

فوائد:- از حد ممسک ہے۔ پہلی ہی خوراک اپنی جادو اثری کا کام کرتی ہے۔ دنیا بلا افیون ممسک نسخے کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ یہ وہی نسخہ ہے۔ کیونکہ منشی اشیاء بعد میں کمزور کر دیتی ہیں۔ مگر اس سے طاقت بڑھتی ہے اور قدرتی امساک پیدا ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- مندرجہ بالا نسخہ **خواص برگد** (مطبوعہ دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار) سے تقریباً لفظ بلفظ نقل کیا گیا ہے۔ اصولی طور پر نسخہ بے خطا اور مفید معلوم ہوتا ہے مگر میرے تجربہ میں ابھی تک نہیں آیا۔ جو صاحب تیار کریں نتیجہ سے اطلاع دیں کہ اس سے کس قدر امساک ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ نسخہ قبض کی شکایت ضرور پیدا کریگا۔ اسلئے مباشرت کے بعد بادام روغن ملا ہوا دودھ پئیں تو بہتر ہوگا۔

(نئی جوانی صفحہ ۹۵، ۹۶)

تجربہ کی کسوٹی پر!

جو نسخہ میرا ذاتی تجربہ کردہ نہ ہو اسے میں خواہ مخواہ مجرب کہنے کا عادی نہیں ہوں۔ مندرجہ بالا نسخہ جس وقت میں نے "نئی جوانی" میں لکھا ہے اس وقت اس کے متعلق میرا کوئی ذاتی تجربہ نہ تھا۔ اس لیے میں نے صاف الفاظ میں اقرار کیا ہے کہ میں یہ نسخہ اپنے ذاتی تجربہ پر نہیں بلکہ "خواص برگد" سے نقل کر کے پیش کر رہا ہوں۔ لیکن اب جبکہ اس واقعہ کو تین برس گذرتے ہیں اس نسخہ کے متعلق میرا ذاتی تجربہ بھی ہو چکا ہے اس لیے اب وہ بھی سنئے۔ کوچہ بلیماراں دہلی سے ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ میں یہ نسخہ ان کے لئے تیار کرا دوں میں نے منظور کیا۔ تو اتر میں برگد کا دودھ مشکل سے ملتا ہے اس لئے نسخہ کی تیاری میں بہت دقت پیش آئی۔ بہرکیف جو ذمہ داری لے لی گئی تھی اسے بہزار دقت، پوری کوشش اور دیانت داری سے نبھانے کی کوشش کی گئی دوا تیار کر کے دہلی بھجوا دی گئی۔ ایک ماہ کے بعد نتائج کی رپورٹ پہنچی کہ "دوا بالکل فضول ثابت ہوئی"۔

پھر آبحیات کے ایک مضمون نگار صوفی رام روپ صاحب ورمن نے مجھے لکھا کہ "اس نسخہ کے متعلق میرا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ اس کے استعمال سے وقتی امساک کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ کافی دیر تک استعمال کراتے ہیں تو سرعت انزال کو دور کرنے کے لئے مفید ہے"۔

بس اس نسخہ کے متعلق یہی تجربہ ہوا ہے جو آپ کے پیش کر دیا گیا ہے۔ چاہتا ہوں کہ نئی جوانی کا اشتہار جہاں کہیں بھی آپ دیکھیں اس نسخہ سے متعلقہ ترغیبی عبارت کو قلمزن کر دیں۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ کوئی صاحب محض اسی نسخہ کے لالچ سے کتاب منگوائیں اور پھر اس کے تسلی بخش ثابت نہ ہونے کی صورت میں مایوس ہوں۔ آئندہ کیلئے میں خود خیال رکھونگا کہ **نئی جوانی** کے کسی نئے اشتہار میں اس نسخہ سے متعلقہ ترغیبی الفاظ شائع نہ ہونے پائیں۔

حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب کے خواص برگد میں اس نسخہ کے بارے میں صاف طور پر یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کے استعمال سے کس قدر امساک ہوتا ہے۔ لیکن حکیم وزیر چند صاحب نندہ کی ایک کتاب امرت بان گٹکا میں جہاں تقریباً یہی نسخہ کسی صاحب کی طرف سے درج ہوا ہے وہاں اس کی امساکی طاقت کے متعلق لکھا گیا ہے کہ "یہ نسخہ گھڑیوں کی خبر لاتا ہے"۔

——— اسرار حکمت جلد دوم میں بھی ایک ایسا ہی نسخہ درج ہے۔ جس کے متعلق دعوے کیا گیا ہے کہ اسکے استعمال سے بسا اوقات اس وقت تک انزال نہیں ہوتا جب تک کہ خود بریان استعمال نہ کئے جائیں ——— وہ نسخہ یہ ہے

مغلظ وممسک بلا افیون نسخہ تلاش کرنے والوں کے لئے ایک عجیب اور اسراری تحفہ جو مقوی باہ بھی ہے۔

موچرس جس قدر چاہیں لے کر ایک پیالہ چینی میں رکھ کر شیر برگد سے تر کریں اور شیر اس قدر ڈالیں کہ دو انگل دوا سے اوپر ہو جائے۔ جس وقت وہ خشک ہو جائے اور ڈال دیں اور باریک ململ کے کپڑے سے پیالہ کو ہمیشہ ڈھانپ رکھیں تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ ۴۰ مرتبہ اسی طرح شیر برگد سے تر و خشک کریں۔ پھر وزن کر کے اگر ۲ تولہ ہے تو ۲۰ تولہ شیر برگد کھرل کے ذریعہ جذب کریں اور جب گولیاں باندھنے کے قابل ہو جائے تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور خشک کر کے شیشی میں بند کریں۔ ایک پہر قبل شیر شیریں سے ایک گولی استعمال کریں۔ تماشہ بیند کہ نہ دیدہ باشد۔ اکثر اوقات اس کا تریاق یعنی نخود بریاں استعمال کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس لیے نخود بریاں اپنے پاس رکھیں عموماً اس غرض کے لئے جو نسخے ہوتے ہیں وہ مضعف باہ ثابت ہوتے ہیں۔ مگر یہ نسخہ بے حد مقوی اور مغلظ ہے۔

(اسرار حکمت جلد دوم صفحہ ۲۲۳)

ملاحظہ:۔ لیکن دو جگہ لے شاید دسیوں بیسیوں آدمیوں پر کئے گئے تجربہ کے جو نتائج پیش کر چکا ہوں ان کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس نسخہ کا اسا کی دعوے بھی کم از کم مجھے تو درست نظر نہیں آتا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ایڈیٹر

ایک دوسرے نسخہ کی چھان بین

جناب حکیم مولوی علی محمد خانصاحب اجمل دہلوی ایڈیٹر اجمل میگزین بمبئی کی ایک مطبوعہ کتاب سلک الدرر صفحہ ۹ کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

آتشک کا ایک نایاب نسخہ

واقعہ:۔ امیر علی کپڑے کے مل میں مستری تھے جس وقت میرے زیر علاج ہوئے اس وقت ان کے جسم پر چکتے یعنی بڑے بڑے آبلے پڑے ہوئے تھے بلکہ حلق میں بوجہ کثرت دانوں کے کچھ داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جسم سے بدبو اس قدر آتی تھی کہ الاماں والحفیظ۔ عضو مخصوص پر ایک گہرا زخم تھا جس سے چربی کی مانند سفیدی صاف نظر آتی تھی۔ ناک سے بدبودار رطوبت کے اخراج کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ اس کی ناگفتہ بہ حالت کا غیر قابل دید نظارہ افسان اور خاص کر دیکھنے والے انسان کے لیے استقدر عبرتناک تھا کہ خدا کی پناہ۔ دل دہل جاتے تھے۔ بینے تین ہفتہ تک علاج کیا۔ اس قادر مطلق نے شفا بخشی۔ میں نے سجدہ شکر ادا کیا اور مستری صاحب نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بری صحبتوں سے توبہ کی۔

نسخہ (ایک نایاب نسخہ) طوطیا سبز ۴ تولہ - پوست ریٹھہ بیس تولہ - طوطیا کے چار ٹکڑے کریں - ریٹھہ کے چھلکے باریک کر کے اس کی لگدی میں طوطیا کے ٹکڑے ملفوف کریں اور بدستور گلکمت کر کے خشک کرلیں اور پانچ سیر بختہ اوپلوں میں آگ دیں - کشتہ سفید برآمد ہوگا۔

ترکیب استعمال:- ایک چاول مسکہ میں بوقت شام کھلائیں اور مریض کو تمام شب سونے نہ دیں۔ غذا وغیرہ کچھ بھی کھانے کو نہ دیں - اس حالت میں مریض کو کامل چوبیس گھنٹہ رکھا جائے۔

فوائد:- آتشک، سوزاک، جذام، خنازیر وغیرہ کے لئے ایک ہی خوراک کافی ہے۔ بدن کو زندگی بھر کیلئے کندن بنادیتی ہے۔ خون کا قطرہ قطرہ صاف ہوجاتا ہے۔ زخم و پیپ وغیرہ شب بھر میں خشک ہوکر صحت ہوجاتی ہے۔ قرحۂ احلیل کے اندمال کیلئے بھی جادو اثر ہے۔ مگر چونکہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اس لئے اس کے استعمال میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ میرے دوست سوامی مہشورانند صاحب اس نسخہ کی بدولت حیدرآباد وغیرہ سے ہزارہا روپیہ وصول کر کے لاتے تھے۔ لوگ ان کو کیمیاگر سمجھتے تھے۔ اور وہ اسی لقب سے پکارے جاتے تھے۔ قوت باہ کے ایک نسخہ کے تبادلہ میں انہوں نے مجھے اپنا سرمایۂ شہرت حوالہ کر دیا واقعی لاجواب نسخہ ہے۔

تجربہ و تنقید کی کسوٹی پر

منقولہ بالا عبارت کا جب میں تجزیہ کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ:-

حکیم صاحب کے دعاوی مندرجہ ذیل ہیں!

(۱) یہ نسخہ ان کا ذاتی طور پر تجربہ کردہ ہے۔ ثبوت یہ کہ انہوں نے اس سے ایک مستری کا جس کی حالت آتشک کی وجہ سے ناگفتہ بہ تھی تین ہفتہ میں کامیاب علاج کیا ہے۔

(۲) ان کی تحریر کردہ ترکیب کے مطابق تیار کئے گئے کشتہ طوطیا کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

(۳) آتشک، سوزاک، جذام، خنازیر وغیرہ کے لئے اس کی ایک ہی خوراک کافی ہوتی ہے۔ جو آتشک سے گلے سڑے بدن کو زندگی بھر کے لئے کندن بنادیتی ہے۔ زخم، پیپ وغیرہ شب بھر میں خشک ہوکر صحت ہوجاتی ہے۔

(۴) اس کی مقدار خوراک ایک چاول بھر ہے مگر چونکہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اس لئے اس کے استعمال میں بڑی احتیاط درکار ہے۔

(۵) یہ نسخہ محض ان ہی (حکیم علی محمد صاحب ایڈیٹر اجمل میگزین) کا ذاتی طور پر تجربہ کردہ نہیں بلکہ ان کے دوست سوامی مہشورہ نندجی کا بھی روزمرہ کا معمول ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اسکی بدولت حیدرآباد وغیرہ سے ہزارہا روپیہ وصول کر کے لاتے تھے۔

یہ پانچوں دعاوی اس "عبارت آرائی" کی روح و رواں ہیں جو حکیم صاحب نے اس نسخہ کی تعریف میں کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دیانتدارانہ تجربہ و تنقید کی کسوٹی پر میں ان پانچوں دعاوی میں سے کسی ایک کو بھی کھرا اور مبنی بر صداقت نہیں پاتا۔ آیئے آپ بھی میرے ساتھ مل کر سوچئے ——— حکیم صاحب موصوف کو بھی میں یہی مخلصانہ دعوت دیتا ہوں۔

(۱) اگر اس کشتہ کی ایک ہی خوراک آتشک ہی نہیں بلکہ جذام تک کے مریض کے گلے سڑے بدن کو بھی عمر بھر کے لئے کندن بنا سکتی ہے اور شب بھر میں صحت بخش دیتی ہے (ملاحظہ ہو حکیم صاحب کا دعوےٰ نمبر ۳) تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ حکیم صاحب کو اسی کشتہ سے آتشک کے ایک مریض کا تین ہفتہ تک علاج کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی (ملاحظہ ہو حکیم صاحب کا دعوےٰ نمبر ۱)

(۲) حکیم صاحب کا دعوےٰ ہے کہ کشتہ سفید رنگ کا تیار ہوتا ہے ——— لیکن میرا اس کشتہ کے متعلق ایک دو دفعہ کا نہیں بلکہ پچاسوں مرتبہ کا تجربہ ہے کہ اس کا رنگ سفید نہیں بلکہ گیروا سُرخ ہوتا ہے ——— طوطیا کا یہ کشتہ خاص سوامی مہشورانند جی کا صدری راز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک مشہور و معروف کشتہ ہے جسے میں نے پہلی مرتبہ ۱۹۲۲ء میں تیار کیا تھا اور اس واقعہ کو آج پندرہ برس گذرتے ہیں۔ اس دوران میں (خصوصاً ۱۹۳۳ء کے بعد گذشتہ تین سال میں) ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ پچاسوں مرتبہ یہ کشتہ میرے ہاتھ سے تیار ہو چکا ہے اور ۱۹۳۵ء کی اپنی ایک تالیف کشتہ جات کی پہلی کتاب میں اس کی ترکیب مفصل طور پر شائع بھی کر چکا ہوں۔ اِس وقت بھی کرشنا فارمیسی میں ایک پاؤ کے قریب یہ کشتہ تیار موجود ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اِس کشتہ کے متعلق پندرہ سال کے تجربہ کی بنا پر میرا دعوےٰ ہے کہ اس کا رنگ سفید نہیں بلکہ سُرخ ہوگا! ——— پھر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا! حکیم صاحب موصوف اور تمام ناظرین آج ہی تجربہ کر دیکھیں۔ ترکیب کچھ مشکل نہیں ہے!

(۳) اس کشتہ کے متعلق پندرہ سال کے تجربہ کی بنا پر میرا دعوےٰ ہے کہ اس کی ایک خوراک کے استعمال سے آتشک یا سوزاک؛ جذام یا خنازیر کے سو مریضوں میں سے ایک مریض بھی پورے طور پر شفا یاب نہیں ہو سکتا! ——— حیران ہوں کہ حکیم صاحب نے ان جان لیوا امراض کے علاج کو کس طرح بچوں کا کھیل بنا دیا ہے۔ جن کا علاج کرتے ہوئے بڑے بڑے قابل طبیبوں کو پسینہ آتا ہے!

(۴) اس کی ایک چاول بھر کی مقدار سے کوئی ایسا خطرہ لاحق نہیں ہوتا کہ حکیم صاحب کے ہمنوا ہو کر یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہو کہ "اس کے استعمال میں بڑی احتیاط درکار ہے"۔ لیکن "اس بڑی احتیاط" کے متعلق حکیم صاحب نے کچھ نہیں لکھا کہ وہ کیوں اور کیا ہونی چاہیئے ——— حقیقت یہ ہے کہ کسی "بڑی احتیاط"

کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اس کی ایک چاول بھر کی مقدار خوراک جبکہ مسکہ وغیرہ میں دیجائے تو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ میں نے دو دو تین تین چاول سے بھی کبھی کوئی تکلیف ہوتی نہیں دیکھی۔ چار چاول کی خوراک پہلے ہی دن دینے سے شاید کسی نازک مزاج مریض کو متلی ہونے لگے۔ دو چاول سے آہستہ آہستہ بڑھا کر دیں تو یہ بھی نہ ہوگی۔ ایک رتی سے البتہ اکثر نازک مزاجوں کو قے ہوجاتی ہے ——— لیکن ایک چاول بھر کی خوراک تو قطعی طور پر بے ضرر ہے!

(۵) سوامی وشیشورہ نند صاحب اس نسخہ سے ہزاروں روپیہ کیسے وصول کر کے لایا کرتے تھے۔ یہ اب آپ سوچ لیجیے!

پھر کیا یہ کشتہ بالکل ہی بیکار شے ہے؟

نہیں ——— بیکار صرف وہ داستان گوئی ہے جو فن کی تذلیل اور شائقین فن کی گمراہی کے لئے ....

....

....

....

یہ کشتہ جو سفید نہیں بلکہ سرخ رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں روزانہ دو چار چاول کی مقدار میں (بتنقیہ یا بلا تنقیہ جیسا موقعہ ہو) حکیمانہ ہدایات کو پیش نظر رکھکر استعمال کرایا جائے تو مرض کی شدت وخفت کے اعتبار سے دو چار ہفتہ یا دو چار مہینہ میں **مفید** ثابت ہوتا ہے اور بس! ——— ورنہ اس کی ایک ہی خوراک سے جذام، آتشک، سوزاک، خنازیر وغیرہ دور نہیں ہوسکتے! ——— بلکہ اس کشتہ کے متعلق ایسا دعوےٰ صریحاً کذب بیانی ہے۔ کیونکہ اس کی صداقت نہ علمی نقطہ نگاہ ہو ثابت کیجا سکتی ہے اور عملی تجربات ہی اسکی معقولیت کی شہادت دیتے ہیں!

مراسلات

صوبہ بہار واڑلیسہ کے واحد قومی درسگاہ طبیہ گیا کا مفید اعلان عام

اس سے بہتر بھلائی کیا ہو سکتی ہے؟

درسگاہ طبیہ گیا میں تعلیم طب یونانی کی مفت ہوتی ہے۔ داخلہ یا امتحان و تعلیم یا سند کی کوئی فیس نہیں۔ خاص حالتوں میں طعام و قیام یا وظیفہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ سرجری کی تعلیم کیلئے شفاخانہ سنجری گیا میں سالانہ سات ہزار مرضٰی کو مفت **دوا** دیجاتی ہے تاکہ تعلیم پانیوالے لڑکے عملی تجربات اچھی طرح حاصل کریں۔ اسناد مطبوعہ اکثر منسٹر آف ایجوکیشن و منسٹر (وزیر) لوکل سلف گورنمنٹ بہار واڑلیسہ کی صدارت میں ملا کی ہیں۔ تعلیمی زبان عربی و فارسی ہے۔

جو حضرات کہ خانگی طور پر طب کی درسی کتابیں پڑھ چکے ہوں اور عرصہ سے کہیں مطب بھی کرتے ہوں اگر درسگاہ طبیہ گیا کی سند لینا چاہیں تو انہیں کم از کم دو ماہ مزید تعلیم کیلئے رہنا ضروری ہوگا۔

پرائیویٹ طور پر بھی لڑکے سالانہ امتحان میں شریک کئے جا سکتے ہیں جسکے لئے قریب امتحان میں خط و کتابت کرنا چاہیے۔

اگر ہمارے ہونہار لڑکے ایسے موقعہ سے فائدہ حاصل نہ کریں تو سوائے صد افسوس کے کیا چارہ ہے؟

خادم الطلبار و طب یونانی محمد ابراہیم بانی و آنریری سیکرٹری درسگاہ طبیہ و شفاخانہ سنجری گیا ہنہ ایڈن روڈ

حکمائے ہند کی خدمت میں اپیل

بہبودی اطفال آج متمدن دنیا کا ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اس جذبہ خدمت سے متاثر ہو کر انجمن بہی خواہ نسواں و اطفال نے اردو زبان میں ایک کتاب لاجواب "محافظ اطفال" تیار کی ہے۔ مسائل بچگان پر اظہار خیال اور اجتماع معلومات کی وسعت کا صحیح اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب ۹۰۰ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ گو بچوں کی تعلیم و تربیت، امراض و معالجات پر کوئی امر تشنۂ توضیح نہیں رہا تاہم انجمن نے فیصلہ کیا ہے کہ حکمائے ہند کی خدمت میں اپیل کی جائے کہ اگر دوران معالجات میں انہوں نے کوئی نئی دوا معلوم کی ہو یا کوئی خاص طریقہ علاج ایجاد فرمایا ہو تو اس کتاب میں بغرض اشاعت ارسال فرمائیں۔ اکثر اوقات اطبا کے ساتھ ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جبکہ خلاف اصول مقررہ یا اتفاقاً کسی نئی دوا کا کسی خاص حالت مرض میں دے دئے جانا تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ ایسے حالات اگر با وضاحت پیش کئے جائیں

توبہ مجربات دیگر معالجات میں بھی دستور راہ قرار دئے جاسکتے ہیں امید کامل ہے ہمارے کرم فرما اطباء بخل کو بالائے طاق رکھکر
اشاعت فن کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹاکر ثواب حاصل کریں گے۔ ایسے اطبا اپنے حالات زندگی اور فوٹو
بلاک بھی بھیج سکتے ہیں جو بصد شکریہ درج کتاب ہونگے۔ انجمن اس کتاب کی صرف برائے نام قیمت پر فروخت کرے گی۔

خادم الاطباء

ڈاکٹر گوردیال سنگھ ماہی عمدۃ الحکماء بی اے صدر انجمن بہی خواہ نسوان و اطفال کوٹ فتوحی ضلع ہوشیارپور

۲۳ دسمبر

انجمن اطباء یونانی کا باقاعدہ قیام و نظام

حکیم عبدالمجید خاں شیروانی نے اطباء یونانی کی خستہ حالی اور کس مپرسی سے متاثر ہو کر جو سعی سال بھر سے شروع کی تھی وہ خدا کا شکر ہے کہ آج بار آور نظر آرہی ہے۔ کراچی و سندھ کے اطباء ایک حد تک متحد و منظم ہو چکے ہیں جس سے امید پیدا ہو گئی ہے کہ سندھ میں طب یونانی کا تحفظ ہو سکے گا۔ اور یونانی اطباء ایک امتیازی شان پیدا کر سکیں گے۔

حکیم شیروانی صاحب نے انجمن اطباء یونانی کی بنیاد ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو رکھی تھی اور متعدد جلسوں کے بعد قواعد و ضوابط مرتب کر لینے پر ۱۹ دسمبر کو انجمن کے عہدیدار باقاعدہ صورت میں منتخب کئے گئے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انجمن کو باقاعدہ طور پر گورنمنٹ سندھ سے رجسٹرڈ بھی کرالیا گیا ہے۔

انجمن کے قیام اور اطباء یونانی کی تنظیم پر ہم تمام اطباء کراچی اور بالخصوص حکیم عبدالمجید خانصاحب شیروانی کو مبارک باد دیتے ہیں اور متوقع ہیں کہ انجمن مذکور کسی بھی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مردانہ وار قدم اٹھائے گی۔

ہم کو یہ معلوم ہو کر دکھ ہوتا ہے کہ چند اطباء نے اپنی ایک علیحدہ جماعت بنائی ہے۔ اگر اس میں کوئی ذاتی غرض وابستہ نہیں ہے تو ہم اس جماعت سے ضرور درخواست کریں گے کہ خدمت فن اور تحفظ طب یونانی کے لئے وہ بھی انجمن اطباء یونانی سے جو کہ باقاعدہ اور رجسٹرڈ انجمن ہے اشتراک عمل کر کے اپنی کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دیں اور اپنی قوت کو منتشر کرنے کی بجائے اسے زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔

مراسلات

(۱) جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نظام کراچی!
اخبار نظام مورخہ ۱۶ دسمبر میں "انجمن اطباء کراچی کا جلسہ" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ

انتخاب ۱۲ ار دسمبر کو نہیں بلکہ ۸ ر دسمبر کو قومی دواخانہ میں دس بارہ آدمیوں نے جمع ہو کر جس میں چند حکیم اور چند غیر حکیم تھے۔ اپنی مرضی کے مطابق بغیر کسی قواعد و ضوابط کی منظوری کے کیا گیا ہے۔ لہذا نہ ہم اس انجمن کے ممبر رہنا چاہتے ہیں نہ ہمیں انجمن سے کوئی واسطہ ہے۔ لہذا پبلک دھوکے میں نہ رہے۔ اس لئے یہ اعلان نیچے دستخط کرنیوالوں کی طرف سے شائع کر کے ممنون فرمایا جائے۔

محمد شمس الدین۔ حکیم عبد المجید خاں شیروانی۔ حکیم محمد ابراہیم قریشی۔ حکیم اے حسین۔ حکیم عبد العزیز قریشی سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی۔ حکیم ایس منظیر حسین۔ دھرم راج۔ حکیم عبد الغنی حکیم عبد الحمید سعید خاں۔

انجمن اطبا یونانی کراچی سندھ کا پانچواں جلسہ عام

حسب فیصلہ جلسہ چہارم منعقدہ ۴ ار دسمبر ۱۹۳۰ء بمقام دواخانہ مخزن الشفا کچہری روڈ کراچی مورخہ ۱۹ ار دسمبر ۱۹۳۰ء بروز یکشنبہ دن کے ایک بجے بر مکان حاجی حکیم عبد المجید خان شیروانی منعقد ہوا اور حسب دفعہ قواعد و ضوابط منظور شدہ نمبر ۲۳ و ۲۴ انجمن کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

صدر۔ جناب مولوی حکیم شمس الدین صاحب سند یافتہ دحاجیہ گورنمنٹ طبیہ کالج فرنگی محل لکھنؤ۔

نائب صدر۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب قریشی سند یافتہ۔ حکیم مفتی سلیم اللہ خانصاحب لاہور۔

نائب صدر۔ حکیم آسانند صاحب سند یافتہ طبیہ کالج دہلی۔

جنرل سیکرٹری۔ حکیم حاجی عبد المجید خانصاحب شیروانی سند یافتہ۔ حکیم علی محمد خانصاحب شاگرد حاذق الملک حکیم عبد المجید خانصاحب رئیس اعظم دہلی

جائنٹ سیکرٹری۔ حکیم عبد العزیز صاحب سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی طبیہ کالج لاہور

خزانچی۔ حکیم دھرم راج صاحب سند یافتہ طبیہ کالج دہلی۔

جلسہ میں ۴۰ سے زیادہ اطباء نے شرکت کی اور سیکرٹری کو انجمن کی ضروری کارروائی عمل میں لانے کی اجازت دی گئی۔

عبد المجید خاں شیروانی سیکرٹری انجمن اطبا یونانی کراچی سندھ

ایڈیٹر سے گفتگو!

اعتراض غلطی معاف۔ مکرمی مولوی حاجی محمد عبداللہ صاحب کا مضمون "جڑی بوٹی نمبر" حصہ اول میں صفحہ ۱۰۴ سے صفحہ ۱۱۱ تک **اندرانی بوٹی** کے متعلق شائع ہوا ہے جو اول سے آخر تک اچھے معلومات اور قابل قدر تجربات سے پُر ہے صاحب موصوف کی محنت اور تلاش کی داد دیتا ہوں لیکن صفحہ نمبر ۱۱۵ پر نسخہ بعنوان **سفوف نمک** جو نمک اندرانی یا پنجولہ سے شروع ہوتا ہے اور طبی فارماکوپیا سے نقل شدہ ہے میرے خیال اور علم میں نمک مذکور اندرانی بوٹی کا نمک نہیں ہے بلکہ نمک اندرانی جداگانہ نمک ہے اور اسی مشہور و معروف نام سے فروخت ہوتا ہے۔ براہ مہربانی اصل حقیقت سے آگاہ کریں —————— (حکیم غلام محمد ناظم لاہوری)

جواب۔ آپ کا خیال صحیح ہے۔ نمک اندرانی عام مشہور نمک کا دوسرا نام ہے **اندرانی بوٹی** سے اسے کوئی تعلق نہیں —— یہ نسخہ مولینا صاحب موصوف کے محرر کی جودت طبع کی بدولت اندرانی کے مضمون میں شامل ہو گیا اور یہ میری فروگذاشت ہے کہ میں اسے قلمزن نہیں کر سکا! ناظرین اب قلمزن کر دیں

اعتراض۔ آبحیات بابت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ، **کالی کھانسی کا نسخہ** جو حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء کی کتاب "کنز المجربات" کے حوالہ سے شائع ہوا ہے اس میں بچوں کیلئے جو قدر خوراک مقرر کیگئی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ افیون بہت تھوڑی مقدار میں بھی بچوں کیلئے مہلک اثر رکھتی ہے —— (حکیم ڈاکٹر ٹی این شرما گجرات پنجاب)

جواب۔ آپ ٹھیک فرماتے ہیں۔ یہ مقدار خوراک واقعی زیادہ ہے۔ اس سے تہائی یا زیادہ سے زیادہ نصف ہونی چاہیئے۔ ناظرین اصلاح کر لیں —— آئندہ مجھے بھی نسخہ جات دیکھتے وقت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے!

سوال۔ آبحیات ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ ، ہم جوابات کے کالم میں پہلی سطر میں سوال سرسوں سے زیادہ تیل نکالنے کی ترکیب ؟ کا جواب حکیم عبدالقیوم صاحب نے دیا ہے جسکے ساتھ آپ نے ملاحظہ دیا ہے جس میں جٹنی کا نرخ وغیرہ پوچھا ہے اس کا جواب حکیم عبدالقیوم صاحب نے کچھ دیا یا نہیں —— (ملک فتح محمد تلوکر)

جواب۔ جی ہاں! انہوں نے جواب دیا ہے کہ خود جٹنی میں تیل مطلق نہیں ہوتا بلکہ اسکی خاصیت ہی ایسی ہے کہ سرسوں کے ساتھ مل کر سرسوں سے زیادہ تیل نکالتی ہے۔ سرسوں کا وزن اگر نو سیر ہو تو اسمیں جٹنی کا وزن ایک سیر ہونا چاہیئے۔ جٹنی کا نرخ فی من ؟ یہ حکیم صاحب نے نہیں لکھا۔ اب دوبارہ توجہ فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

سوال آبحیات بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء میں نومبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ کے حوالہ سے **بال رکھشک شربت** کی تصدیق شائع ہوئی ہے لیکن یہ نسخہ حوالہ کے مطابق نومبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں نہیں ملا۔ (آئی۔ ایم۔ رائے ۔ لاہور)

جواب ۔ حوالہ میں غلط شائع ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ نومبر ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں ہے۔ ۳۰ کی جگہ ۳۷ کر لیجئے۔

سوال ۔ حکیم سید وکیل احمد صاحب نے آبحیات کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک لاجواب مقوی و مبہی اور مسک نسخہ کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ وعدہ انہوں نے ابھی تک پورا نہیں کیا۔ کیا آپ انہیں اس کیلئے نہیں لکھیں گے؟ (ایک خریدار)

جواب جی نہیں لکھوں گا! اسلئے کہ یہ نسخہ شنگرف کو ایک نہایت ہی لاجواب کشتہ کے عنوان سے آبحیات ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۳۴ پر شائع ہو چکا ہے!

سوال کسی بیماری میں ایک بوٹی کے پتوں کے کاڑھے کے ساتھ کوئی سفوف دیا جاتا ہے۔ کاڑھے کی دقت اور بوٹی ہر جگہ مہیا نہ ہو سکنے کے خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے میرا ارادہ ہے کہ بوٹی کا نمک تیار کرلوں۔ لیکن یہ نمک پتوں ہی سے تیار کرنا چاہیئے یا بوٹی کے پنچانگ سے اور جہاں پتوں کی مقدار پانچ چھ ماشہ ہو وہاں نمک کی مقدار کس قدر ہوگی (**حکیم بھگت رام دوبے - اندور**)

جواب ۔ تجربات اور مشاہدات سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ جو اثر اصل بوٹی کے سفوف میں ہوتا ہے وہ نہ اُس کے جوشاندے میں ہوتا ہے۔ نہ عرق میں نہ ٹنکچر میں نہ ست میں اور نہ نمک میں۔ وجہ صاف کہ ان طریقوں سے بوٹی کے تمام اجزائے مؤثرہ استعمال میں نہیں آتے!

لیکن بعض بوٹیوں میں اصل اجزائے مؤثرہ کے ساتھ بعض مضر اجزا بھی تو شامل ہوتے ہیں ۔۔۔ ایسی حالت میں اگر بوٹی کے نمک، جوشاندہ عرق یا ٹنکچر وغیرہ کی شکل میں اسکے اجزائے مؤثرہ علیحدہ کئے جاسکیں اور تجربہ بھی اس کیمیائی تجزیہ کی صداقت کا ثبوت دے تو اصل بوٹی سے اس کا عرق، جوشاندہ یا ٹنکچر وغیرہ زیادہ مؤثر بھی ثابت ہو سکتا ہے ۔۔۔ لیکن ایسی مثالیں بہت تھوڑی ملتی ہیں!

مجبوری کی حالت میں سب کچھ جائز ہے۔ بوٹی کا نمک بھی بہت کچھ مؤثر ہوتا ہے۔ تجربہ کی بنا پر میں اس کا مخالف نہیں ہوں!

نمک بوٹی کے صرف پتوں سے تیار کیا جائے یا پنچانگ سے؟ ۔۔۔ بعض بوٹیوں کی جڑوں میں مطلوبہ اجزائے مؤثرہ زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ بعض کی شاخوں میں۔ بعض کے پھولوں میں۔ پس بوٹی کے جس حصہ میں مطلوبہ اجزائے مؤثرہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں پائے جائیں اسی حصہ کا نمک تیار کرنا چاہیئے! ۔۔۔ یہ معلوم نہ ہو سکے تو پھر پنچانگ کا سہی بشرطیکہ تجربات کی بنا پر اس کا نمک نفع بخش ثابت ہو ورنہ یہ بھی اک حقیقت ہے کہ بعض دفعہ ایک ہی بوٹی کے مختلف حصوں میں بعض تاثیریں ایک دوسرے سے قطعی مخالف و متضاد دیکھی جاتی ہیں! ۔۔۔۔۔

بوٹی کے پانچ چھ ماشہ سفوف کی جگہ اس کا نمک دو چار رتی کافی ہوتا ہے! ۔۔۔۔

بوٹیوں کے نمک تیار کرنے کے موضوع پر **جڑی بوٹی نمبر حصہ دوم** میں ایک قابل قدر مضمون جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے شائع ہو چکا ہے اسے بھی ضرور دیکھ لیجئے گا۔

ایڈیٹر

طب تماثلی کی ادویۂ خاص

ایڈیٹر کے قلم سے

طب تماثلی کے تمام مشہور و معروف دوا فروشوں کی قیمت کی فہرستوں میں آپ سپیشل میڈیسنز (ادویہ خاص) کے عنوان سے بیسیوں ایسی دواؤں کا ذکر پڑھیں گے جن کے ساتھ طاقت یا نمبر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہوتا (یہ عموماً ٹنکچر میں آتی ہیں)۔۔۔۔ بخلاف دیگر تمام ادویہ کے جو طب تماثلی کے ایک طبیب کیلئے طاقت یا نمبر کے ذکر کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتیں۔۔۔۔ قیمت کی فہرستوں میں انکے خواص و فوائد کے متعلق ایک ایک دو دو لائنیں درج ہوتی ہیں جن سے ایک شائق فن کی تسلی نہیں ہوتی۔ اس لیے عنوان بالا کے ماتحت ان خاص دواؤں کا ذکر نسبتاً کافی تفصیل سے کیا جائے گا۔ ہر مہینے دو خاص دواؤں کے حالات پیش کئے جایا کریں گے۔۔۔۔ جنوری ۱۹۳۰ء کے خاص نمبر سے پیشتر کی گذشتہ چار اشاعتوں میں نو خاص دواؤں کا ذکر آپ پڑھ چکے ہیں موجودہ اشاعت میں قلت گنجائش کی وجہ سے دو کی بجائے صرف ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سکسس سائنی ریریا میریٹما — Succus Cineraria Maritima

اس نامانوس سے تین انچ لمبے نام (ناپ کر تصدیق کر لیجئے) کو دیکھکر اس کے مسمیٰ کو آپ کوئی بالکل ہی اجنبی چیز خیال نہ فرمائیے۔۔۔۔ یہ تو وہی پھول ہے جس کا شہزادی بکاؤلی کی رومانی داستان کے ساتھ نہایت ہی گہرا تعلق ہے اور جسے اردو زبان کے بے بدل شاعر مرحوم پنڈت دیا شنکر نسیم کے شاعرانہ کمال نے قریب قریب لازوال بنا دیا ہے۔۔۔۔ گل بکاؤلی

گل بکاؤلی کے متعلق مشرقی رومانی داستانوں میں آپ نے پڑھا اور معجزہ پرست بزرگوں کی زبانی اکثر سنا ہوگا کہ یہ پھول اندھوں کو سوانکھا کر دیتا ہے!۔۔۔۔ اور محض آنکھ کو چھونے سے!۔۔۔۔ کم از کم نسیم کی مثنوی گل بکاؤلی میں تو یہی لکھا ہے!

جدید ترین تجربات اور مشاہدات نے اتنا تو ضرور ثابت کر دیا ہے کہ گل بکاؤلی کا اک عرصہ کا حکیمانہ استعمال اندھوں کو واقعی سوانکھا کر دیتا ہے۔ لیکن محض آنکھ کو چھونے سے کے سحر کی تصدیق حقیقی تجربات نہیں کر سکے۔۔۔۔ "محض آنکھ کو چھونے سے اندھے سوانکھے ہو جائیں" کا تخیل شاید شاعرانہ دماغ ہی کی پیداوار تھا!۔۔۔۔ محض مثالی دنیا جو حقیقی دنیا میں آکر حقیقت نہیں بن سکی!

ایک کتاب سیر بکاؤلی میں بھی اس پھول کے حلیہ اور فوائد وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے "محض آنکھ کو چھونے سے اندھے

سوانکھے ہو جائیں۔ کے سحر سامری کی تکذیب کی گئی ہے۔ اس کتاب کا یہ ضروری اقتباس ملاحظہ ہو۔

"پتے اس کے مشابہ برگ ہلدی کے ہوتے ہیں۔ درازی اس درخت کی دو ڈھائی فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس درخت کے بیچ میں سے ایک شلغ مثل درخت گل کے نکلتی ہے اس شاخ میں سفید پھول آتے ہیں۔ اس پھول کو گل بکاؤلی کہتے ہیں۔ اس پھول میں بھینی بھینی بو آتی ہے۔ رنگت اس کے کناروں پر کسی قدر ہلکی زردی مائل ہوتی ہے۔ دیکھنے میں پھول خوبصورت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ان پھولوں کو باریک پیسکر آنکھ میں لگاتے ہیں اس سے سرخی اور سوزش اور حدت جاتی رہتی ہے اور دوسری ادویات میں ملا کر لگانے سے آنکھ کا پھولا، جالا اور ناخنہ کٹ جاتا ہے اور دھند بھی جاتی رہتی ہے اور یہ بات بالکل مبالغہ کی ہے کہ گل بکاؤلی کے آنکھوں کو لگانے سے اندھی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ قصہ کی کتابوں میں جس قدر واقعات ہوتے ہیں وہ مصنوعی اور مبالغے کے ہوتے ہیں ویسی ہی یہ بات بھی ہے۔

اس درخت گل بکاؤلی کی جڑ ادرک کی طرح سے زمین میں لگائی جاتی ہے۔ اس جڑ سے کیلہ کی طرح سے ہلکی پھوٹ کر ایک جڑ سے کئی درخت ہو جاتے ہیں اس درخت کی جڑ کو مع اس کے ریشوں کے زمین میں دبا دیتے ہیں۔ وہ جڑ کے ریشے زمین میں پھیل کر اور اپنا سوتہ زمین میں جما کر زمین کی رطوبت چوس کر جڑیں جمع کرتے ہیں جس سے جڑیں سے شاخیں نکلنے لگتی ہیں۔ درخت ایک ہی شاخ کا ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ شاخیں نہیں ہوتیں۔"

متذکرہ بالا اقتباس میں اس پھول کو اس کی جڑ کے ذریعہ کاشت کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ کس حد تک صحیح ہے ــــــ گزشتہ خارمیسی میں اس کی کاشت کرنے کے لیے تو میں ایک ولایتی تخم فروش کمپنی سے اس کے بیج لایا تھا اور کمپنی کے منیجر انگریز نے مجھے یہی بتایا تھا کہ ان بیجوں سے "بہٹ کوب صورٹ پوڈا پیڈا ہو گا" (بہت خوبصورت پودا پیدا ہو گا)

گل بکاؤلی سے جو چیز سکسس سائنی ریریا میری ٹیما کے نام سے تیار کیجاتی ہے وہ موتیا بند کو بغیر اپریشن دور کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے ــــــ اور تجربات شاہد ہیں کہ اب تک اس کے حکیمانہ استعمال سے لاکھوں اندھے سوانکھے ہو چکے ہیں۔ شروع شروع میں جب موتیا بند اتر ہی رہا ہو اپریشن نہیں ہو سکتا لیکن یہ دوا اسوقت بھی استعمال کیجا سکتی ہے ــــ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ موتیا بند کے آغاز میں اس کے استعمال سے زیادہ تسلی بخش فوائد کی توقع کیجا سکتی ہے۔

بعض دفعہ موتیا بند کے پختہ ہو کر اپریشن کے لیے تیار ہونے تک کئی سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس حالت میں اپریشن کے وقت تک مریض نیم کوری کی حالت میں بسر کرنا پڑتی ہے! ــــــ لیکن اس دوا کے استعمال سے مریض نیم کوری کی زحمت سے چھوٹ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی آئندہ ہونے والے اپریشن کے خوف وخطر سے بھی! ــــــ کیونکہ اس دوا کے استعمال سے موتیا بند کی شکایت قطعی طور پر دور ہو جاتی ہے اور اپریشن کی ضرورت باقی نہیں رہتی!

موتیا بند کے علاوہ یہ دوا بیاض چشم (پھولا) کیلئے بھی مفید و مؤثر ثابت ہوتی ہے ــــ خصوصاً اس پھولے کیلئے جو آنکھ میں

کسی چوٹ کے لگ جانے سے پیدا ہوا ہو!

میرا خیال ہے کہ یہ دوا اس پھولا (بیاض چشم) کیلئے بھی بہت مفید چیز ہے جو آنکھ دکھنے سے پیدا ہو گیا ہو۔ کیونکہ اس قسم کے کم از کم ایک مریض پر تو میں اس کی آزمائش کر کے کامیاب ہو چکا ہوں! لیکن زیادہ تسلی بخش علم کے لئے ابھی مزید تجربات کی ضرورت ہے!

ناظرین کی ازدیاد معلومات کیلئے اس مریض کا کیس ذیل میں پیش کئے دیتا ہوں ـــــ خصوصاً اس لیے کہ اسی ضمن میں امراض چشم کے دو اور کامیاب نسخہ جات بھی سپردِ قلم ہو جائیں گے!

نورِ عالم جنتری ٹوہانہ کے مالک اور مرتب جناب پنڈت جے دت شرما صاحب جوتشی ایک شام آنکھیں دکھنے کی شکایت سے بہت پریشان حال ہو کر میرے پاس بغرض علاج تشریف لائے اور حالات پوچھنے پر بتلایا کہ چھ سات روز پہلے جب آنکھیں دکھنے کی شکایت کا آغاز ہوا تو پہلے دو تین دن تو انہوں نے یہ سمجھ کر کہ معمولی شکایت ہے خود بخود رفع ہو جائے گی۔ کوئی علاج نہ کیا۔ لیکن پھر جب تکلیف کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو گئی تو زنک لوشن کا استعمال شروع کیا گیا۔ آج اسے استعمال کرتے ہوئے چار روز ہو گئے ہیں لیکن تکلیف روز بروز بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی بہتا رہتا ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ آنکھیں سوج گئی ہیں۔ اور ہر وقت بند رہتی ہیں۔ وغیرہ۔

حالات سننے کے بعد میں رمد چشم کی وہ دوا جوتشی صاحب موصوف کیلئے تجویز کی جو جناب حکیم مولانا محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء نے اپنی ایک تالیف **کنز المجربات** حصہ اول میں مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر فرمائی ہے ـــــ

معجزہ برائے رمد چشم

ناظرین میں نے حسب ذیل نسخہ سے بہتر زود اثر ہتھیلی پر سرسوں اگانے والا کوئی نسخہ نہیں دیکھا اگر اسے کرامت یا معجزہ کہدیں تو بجا ہے۔ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صرف ایک گھنٹہ میں یقیناً درد سرخی وغیرہ دور ہو کر بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کی فیس اشتہارات وغیرہ میں مبلغ دس روپے رکھی تھی۔ لیکن چونکہ میرے وہ خیالات بدل گئے۔ اس لئے آپ کو یہ نسخہ بھی مفت نذر کرتا ہوں۔ میرے مطلب کا مایہ ناز اور کثیر المستعمل نسخہ ہے۔ صدہا مریض شفا پا رہے ہیں میں اس کو بے شمار مریضوں پر مفت تقسیم کرتا ہوں لہذا آپ بھی مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ رمد چشم کے علاوہ پھولا۔ جالا۔ سرخی۔ شب کوری وغیرہ کے لئے از حد مفید ایجاد ہے۔ بہنا کر قدر کریں۔

ھُوَالشّافِی:۔ پھٹکڑی خام۔ رسونت مصفّیٰ۔ مصری خالص۔ افیون۔ نیلا تھوتھا۔

۳ ماشہ ۴ ماشہ ۱۰ ماشہ ۶ رتی ۳ رتی

ترکیب } رسونت اور افیون ۱۰ تولہ عرق گلاب یا پانی میں حل کرلیں اور دوسری ادویہ کو جدا جدا باریک پیس کر اسی رسونت والے پانی میں ملا دیں اور ململ کے پارچہ میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال } اس عرق میں سے بقدر دو قطرے بذریعہ پچکاری یا ویسے ہی ڈالیں۔ فوراً پانی نکلنا شروع ہوگا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد پھر اسی طرح ڈالیں پہلے کی نسبت پانی کم نکلے گا۔ علیٰ ہٰذا القیاس دس دس منٹ کے وقفہ سے ڈالیں۔ بس چار یا پانچ دفعہ کافی ہے۔ انشاءاللہ درد، سرخی دور ہوکر پورا پورا فائدہ ہوجائے گا۔ اگر پانی بجائے ڈیڑھ تولہ کے نو ماشہ ڈالیں تو سلائی سے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل ہوجائے گا۔ جس سے بڑی آسانی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ دیہات میں پچکاری کا ملنا محال ہے۔ لیکن دوا سلائی کے بہت کم لگائیں۔ کیونکہ یہ تیز ہے۔

(**ماخوذ** از کنز المجربات حصہ اوّل)

کنز المجربات کے اس نسخہ کو میں کئی طرح سے تیار کرتا ہوں۔ مثلاً عرق گلاب کی بجائے گھیکوار کا ٹیپ رس داخل کرتا ہوں یا ستیاناسی کا زرد رنگ کا دودھ اتنے ہی وزن میں شامل کرتا ہوں وغیرہ اور حسب موقعہ و محل عرق گلاب والی یا گھیکوار کے ٹیپ رس والی جس دوا کا استعمال زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کرتا ہوں۔ جوتشی صاحب موصوف کو گھیکوار کے ٹیپ رس والی دوا استعمال کرائی گئی تھی اور ایک گھنٹہ میں حسب دستور چھ مرتبہ دوا ڈالی گئی تھی ـــــ کوئی شبہ نہیں کہ نسخہ بے حد مفید و مؤثر اور اس لائق ہے کہ ہر طبیب اسے اپنے مطب میں تیار رکھے۔ لیکن بعض خاص حالتوں میں ضروری نہیں کہ اس کے استعمال سے ایک دو گھنٹہ ہی میں مکمل فائدہ ہوجائے۔

شام کو دوا کا استعمال کرایا گیا تھا۔ اگلی صبح تک جوتشی صاحب موصوف کو کوئی فائدہ نظر نہ آیا تو گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تکلیف کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔ میں نے کہا گھبرائیے نہیں آج شام تک دوا کا استعمال جاری رکھئے۔ دوا لاجواب ہے کل تک افاقہ ہوجائے گا۔ لیکن جوتشی صاحب فرمانے لگے کہ مجھے کئی آدمیوں نے کاسٹک لگوانے کی رائے دی ہے۔ میں نے کہا بہت بہتر۔ کل تک صبر کرتے تو اسی دوا سے بھی فائدہ ہوجاتا۔ باقی اگر آپ کا اعتقاد کاسٹک پر زیادہ ہے تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن کاسٹک میں نہیں رکھتا۔ آپ مقامی انگریزی ہسپتال میں تشریف لے جائیے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی تجویز پہلے سن لیجئے گا۔ پھر ضرورت سمجھئے گا تو کاسٹک کا نام لیجئے گا ورنہ نہیں ـــــ

——— خیر میرے مشورہ سے جوتشی جی مقامی ہسپتال میں چلے گئے جہاں ان کو کاسٹک کا نام لینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی کاسٹک تجویز کر دیا۔ تیسرے دن جوتشی جی پھر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کاسٹک سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے کہا ابھی دو چار روز اور اسی کا استعمال جاری رکھئے اور میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب سے اجازت لیکر اسکے ساتھ ہی ساتھ بورک لوشن سے آنکھیں دھونا شروع کر دیں تو زیادہ بہتر ہوگا ——— یہ بھی کیا گیا لیکن فائدہ پھر بھی نہ ہوا۔ آٹھ دن تک ڈاکٹری علاج جاری رکھنے کے بعد جوتشی جی نے تنگ آکر اس سے بھی رشتہ توڑ لیا اور آیورویدک کی طرف رجوع کیا۔ چونکہ آپ جوتشی ہونے کے ساتھ ساتھ وئید بھی ہیں اسلئے آنکھ کی موجودہ حالت لگرے، سرخی وغیرہ کو دیکھکر انہوں نے اپنی تجویز کے مطابق **چندر اودے ورتی** کا استعمال شروع کر دیا۔
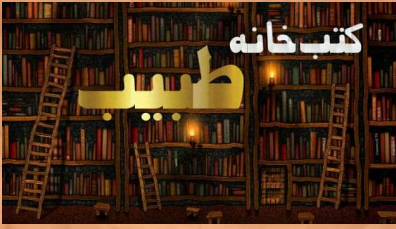
سنکھ کی ناف۔ بہیڑے کی گٹھلی کے اندر کا مغز۔ ہرزرد کا چھلکا منسل مصفےٰ۔ نگھ۔ کالی مرچ۔ کٹھ تلخ۔ بچ۔ سب چیزیں ہموزن لیکر خوب باریک پیس لیں۔ پھر بکری کے دودھ میں دو تین روز تک کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا رکھیں۔ بوقت ضرورت گولی پانی میں گھسکر ایک دو خشخاش برابر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ ناخنہ، سرخی، اندھراتا، لگرے، ابتدائی موتیا بند، نظر کی کمزوری ایک سال کے اندر اندر کا پھولا۔ دھند، جالا وغیرہ امراض کے لئے ایک لاثانی تحفہ ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ نسخہ بہت مفید ہے اور ناظرین **آب حیات** کو چاہیئے کہ اسے نوٹ کرلیں ——— ان گولیوں کے پانچ چھ روز کے استعمال کے بعد جوتشی جی خوشی خوشی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ پنڈت جی آخر آیورویدک دوا نے کرشمہ دکھا دیا۔ دیکھئے **چندر اودے ورتی** کا کتنا فائدہ ہو گیا ہے۔ آنکھیں پورے طور پر کھلنے لگی ہیں نقص صرف اتنا ہے کہ ابھی روشنی برداشت نہیں کر سکتیں۔ میں نے آنکھ کا معائنہ کیا تو ظاہری فوائد میں اگرچہ کوئی شبہ نہ تھا۔ لیکن سرخی ابھی اس قدر زیادہ تھی اور آنکھ کی حالت ایسی نازک تھی کہ میں نے پورے وثوق سے جوتشی جی سے کہدیا کہ مہاراج آپ کا جوتش تو نامعلوم آپ کو کیا بتاتا ہوگا۔ لیکن میری طب یہ کہتی ہے کہ اگر ایک ہفتہ اور آنکھ کی یہی حالت رہی تو آنکھ میں یا تو زخم ہو جائیگا یا پھولا پڑ جائیگا ؟ ——— جوتشی وئید جی حیران ہو کر کہنے لگے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں چندر اودے ورتی ایسی پھولا کاٹنے والی دوا کے استعمال کے باوجود آنکھ میں پھولا پڑ جائیگا ؟ ——— میں نے کہا ——— ضرور بشرطیکہ ایک ہفتہ تک آنکھ کی یہی حالت رہی۔ فرمانے لگے یہ کیونکر ممکن ہے کہ آئندہ ایک ہفتہ تک بھی آنکھ کی یہی حالت رہے جبکہ روز بروز فائدہ ہو رہا ہے۔ میں نے کہا اچھا دیکھو ہوگا چار دن بعد جوتشی جی پھر گھبرائے ہوئے صبح صبح میرے ہاں آئے اور کہنے لگے کہ پنڈت جی آپکی پیشگوئی تو بہت بری طرح سے درست ثابت ہوئی میری آنکھ میں تو سچ مچ پھولا پڑ گیا۔ میں نے دیکھا تو ایک چاول کے برابر سفید سی موجود تھی۔ کہنے لگے اب کیا کروں۔ میں نے کہا آپ تو جوتشی ہیں اپنے جوتش سے پوچھئے کہنے لگے جانے بھی دیجئے۔ میری تو جان پر بن رہی ہے آنکھ میں ہمیشہ کیلئے نقص پڑ گیا ہے اور آپ کو مذاق کی سوجھ

رہی ہے۔ میں نے کہا آخر آگئے نہ سیدھی راہ پر! اچھا اب فائدہ چاہیئے تو پہلے وعدہ کیجیئے کہ پورے اطمینان اور استقلال سے میری دوا کا استعمال جاری رکھیں گے تاوقتیکہ مکمل طور پر شفا نہ ہو جائے ورنہ اپنا کیا بھگتیئے۔ کہنے لگے ایشور کیلئے جلد کوئی علاج کیجیے زیادہ باتوں کو جانے دیجیے۔ میں نے سپینی ریریا میریٹما تجویز کی۔ دو مرتبہ روزانہ دو دو بوند۔ جس نے جادو کی طرح اثر کیا پہلے ہی دن شام کو سرخی کم ہو گئی اور آنکھیں روشنی کی برداشت کرنے لگیں تیسرے دن پھولا اور سرخی برائے نام باقی رہ گئے اور آنکھیں پورے طور پر روشنی برداشت کرنے لگیں۔ پانچ چھ روز کے استعمال سے مکمل فائدہ ہو گیا۔ دو روز اور سپینی ریریا کا استعمال کیا گیا۔ اور بس —— کیس جیسا کچھ بھی تھا من وعن آپ کے سامنے رکھدیا گیا ہے اب اس سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہو وہ آپ خود کر لیجیے!

آنکھ کے زخم کیلئے بھی یہ دوا مفید ہے —— اس قدر مفید کہ مشہور ومعروف ماہر چشم رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب کے شاگرد جناب ڈاکٹر سلطان احمد صاحب ماہر چشم جو ۱۹۳۶ء میں یہاں ٹوہانہ کے سرکاری ہسپتال کے انچارج تھے اپنی تمام قابلیت صرف کرکے ایک شخص کی آنکھ کا ٹھیک نہ کر سکے جسے میں نے ایک ہی ہفتہ میں اس دوا کی مدد سے ٹھیک کر دیا —— ڈاکٹر صاحب موصوف نے جب مریض کی آنکھ کا دوبارہ معائنہ کیا تو ان کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی!

قیمت میں یہ دوا کافی گراں ہے! —— بمبئی کی مشہور ہومیوپیتھک دوافروش رائے اینڈ کمپنی کی فہرست کے مطابق ڈاکٹر ولمرشوبیب جرمنی کی تیار کردہ ایک ڈرام کی شیشی کی قیمت چودہ آنے ہے —— ڈاکٹر مڈاس اینڈ کمپنی کی تیار کردہ فی ڈرام چودہ آنے —— بورک اینڈ ٹیفل کی تیار کردہ فی ڈرام ایک روپیہ بارہ آنے —— لوٹیز یاوا کی تیار کردہ فی ڈرام تین روپیہ چار آنے —— اسی طرح مختلف کمپنیوں کی تیار کردہ دوا کی مختلف قیمتیں ہیں!

دوا کی گراں دامی سے بچنے کے خیال سے میں نے اس کا پودا **کرشنا فارمیسی** میں لگانے کی کوشش کی۔ لیکن افسوس کہ مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ غالباً ٹوہانہ کی آب وہوا اس پودے کے موافق نہ تھی۔ ایک سال تک تقریباً پندرہ دن کے وقفے میں اسکے بیج بوتا رہا لیکن کسی بھی موسم میں یہ بیج نہ پھوٹے۔

اس پودا کا پھول نہایت حسین اور باصرہ افروز ہوتا ہے اور محض آرائش کیلئے بھی کاشت کیا جا سکتا ہے!

موتیا بند کے ایک مریض کو مکمل طور پر شفایاب کرنے کیلئے مرض کی کمی وبیشی کے مطابق یہ دوا کم از کم ایک اونس اور زیادہ سے زیادہ دو سے تین اونس تک چاہیئے۔ (آٹھ ڈرام کا ایک اونس)

ترکیب استعمال } دو دو بوند دوا آنکھ میں ڈالنی چاہیئے —— دوا ڈالنے سے پیشتر مریض کو فرش پر سیدھا لٹالیں —— دوا ڈراپر سے ڈالیں (دواکر کی تیار کردہ شیشی کے ساتھ ہی ڈراپر بھی آتا ہے) —— دوا ڈالنے کے بعد ضروری ہے کہ مریض پندرہ منٹ تک آنکھیں بند کرکے لیٹا رہے —— دن میں دو تین مرتبہ ڈالیں! ——

ڈاکٹر ٹی این شرما صاحب ایم ڈی ایچ اعتراض فرماتے ہیں!

بعض اصحاب کے اسی قسم کے دو تین اور مضامین ابھی میرے پاس موجود ہیں جو موجودہ اشاعت میں شائع ہونے کیلئے موصول ہوئے تھے لیکن افسوس کہ عدم گنجائش کی وجہ سے الانتقاد کا عنوان جو اس اشاعت کیلئے کئی اصحاب سے وعدہ کردہ تھا نیز سوالات کا کالم نظرانداز کردینے کے باوجود بمشکل تمام محض ایک اسی مضمون کے لئے گنجائش نکالی جا سکی۔ باقی کے مضامین کے جواب میں نے لکھ رکھے ہیں اور جو آئندہ اشاعت میں ضرور شائع ہوجائیں گے اس ماہ متعلقہ اصحاب سے معذرت چاہتا ہوں ——— ایڈیٹر

براہ نوازش مندرجہ ذیل مضمون آبحیات کی کسی قریبی اشاعت میں ضرور شائع کردیا جائے۔

محترم مدیر آبحیات نے دسمبر ۱۹۳۷ء کے رسالہ میں **طب تماتلی کے گلے پر کند چھری** کے زیرعنوان مضمون میں اس خاکسار کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کہ ہومیوپیتھی کی چوٹی کی ڈگری لینے کے باوجود تا حال ابتدا کے اصولوں کے متعلق بھی اندھیرے میں ہوں۔

خدا کے لئے مجھ میں وہ بے بنیاد مفروضہ نقائص پیدا کرنیکی عنایت نہ کیجیے جن سے میرا دامن قطعًا پاک ہو۔ جہاں مجھے آیورویدک کو سنسکرت اور ہندی کے اصل گرنتھوں سے پڑھنے کا فخر ہے وہاں ہومیوپیتھی کو بنگال کے چوٹی کے پروفیسروں میسرز ٹی این چکراورتی اور بوس صاحب وغیرہم سے انگریزی کے مسلمہ نصاب سے برسوں سبقاً پڑھنے کے ساتھ ہی اس قدر وسیع لٹریچر کے مطالعہ کا فخر حاصل ہے جو پنجاب میں گنتی کے افراد کو میسر ہوا ہے۔

میرا فقرہ "یہ پبلک کی خوش قسمتی ہے کہ ہومیوپیتھی کے موجد مضر دوائیں نہیں بنا گئے ورنہ .... بے سوچے سمجھے دوائیں تجویز کرنے والے ہزاروں کو ہلاک کر ڈالتے"۔

گویا صاف الفاظ میں بندہ ہومیوپیتھی کو ایسی مضر دواؤں سے پاک سمجھتا ہے جو ہلاک بھی کرسکیں اور ہر صاحب عقل سلیم اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہاں پر مضر دواؤں سے میری مراد ایسی دوا ——— اور محض ایسی دوا ہے جس کا نتیجہ ہزاروں کی ہلاکت ہو اور یہاں مضر مہلک کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اب بھی میرا کھلا چیلنج ہے کہ ہینمن صاحب کی کسی غلطی دوا کی خوراک غلطی سے استعمال ہوجائے تو وہ ہرگز ہرگز مہلک نہیں ہوسکتی اور یہی ہومیوپیتھی کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ اس کے برعکس یونانی، آیورویدک اور ایلوپیتھی میں بے شمار ایسی ادویہ ہیں جو غلط استعمال ہوں تو یقینًا ہلاک کرسکتی ہیں ایڈیٹر صاحب نے کینٹ صاحب کی کسی کتاب کے نام کا حوالہ دیے بغیر ہومیوپیتھی ادویہ کو جبشیوں کے اندھا دھند قتل عام سے مشابہت دے کر غریب پنجابیوں کو خواہ مخواہ ڈرا دیا ہے۔

(ڈاکٹر ٹی این شرما ایم ڈی ایچ)

ملاحظہ

جس کتاب سے میں نے اندھا دھند استعمال کرنے سے ہومیوپیتھک ادویہ کے جان لیوا ثابت ہونے کا حوالہ لیا ہے اس کا نام آپ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو سن لیجئے کہ وہ کینٹ کا میٹریا میڈیکا ہے!

اب اگر آپ بُرا نہ مانیں (اور مجھ سے محض علمی اختلاف کرنے کی بجائے براہ راست میری ذات پر حملہ کرنیکے بعد تو اب آپ کو بُرا ماننے کا کوئی حق بھی باقی نہیں رہ گیا ہے) تو میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اعتراض کرنے کے شوق کا مظاہرہ کرنے سے پیشتر بہتر ہوتا اگر آپ کسی سمجھدار نقاد سے اعتراض کرنیکا شریفانہ طریقہ بھی سیکھ لیتے! ـــــــ میرے پیش کردہ حوالہ کی تلاش اور تحقیق سے پہلے ہی آپ نے براہ راست میری ذات پر حملہ کر دیا ہے کہ میں نے غریب پنجابیوں کو خواہ مخواہ ڈرانے کے لئے کینٹ کا (جھوٹ موٹ) حوالہ پیش کر دیا ہے! ـــــــ اور آپ کا یہ حملہ ـــــــ میری بات کا یقین نہ ہو تو کسی اور سمجھدار آدمی سے دریافت کر لیجئے ـــــــ قطعی طور پر غیر عالمانہ ہی نہیں بلکہ غیر شریفانہ بھی ہے ـــــــ صحیح طریقہ تو یہ تھا کہ پہلے آپ کینٹ کے حوالہ کے متعلق مجھ سے سوال فرماتے اور پھر اگر یہ حوالہ میں آپکو نہ دکھا سکتا تو شوق سے میری ذات پر بھی حملہ فرماتے ـــــــ لیکن یہ کہاں کی شرافت ہے کہ حوالہ کی تحقیق سے پیشتر ہی آپ نے براہ راست میری ذات پر بھی حملہ فرما دیا کہ میں پنجابیوں کو **خواہ مخواہ** ڈرانے کے لئے یونہی جھوٹ موٹ حوالے دیتا پھرتا ہوں ـــــــ آداب عرض ڈاکٹر صاحب آداب عرض!

خیر یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے کا سامان بہم پہنچانے کے لئے بعض حضرات کے دلوں میں اعتراض کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے لیکن افسوس ہے تو اس کا ہے کہ اعتراض کرنے والے اعتراض کرنے کا صحیح اور شریفانہ طریقہ ابھی نہیں جانتے ـــــــ ایسے لوگوں کو "گرما گرم" اعتراضات کا "گرما گرم" جواب ملے تو میرا خیال ہے کہ انہیں بُرا نہیں ماننا چاہیئے! لیکن جہاں تک میرے جواب کا تعلق ہے میں بہت گرم اعتراض کا بھی نسبتاً بہت نرم جواب دینا چاہتا ہوں!

اک مجھ ہی کو نہیں بلکہ سب پنجابیوں کو اس پر فخر ہونا چاہیئے کہ ہم میں آپ ایسی ایک گرامی قدر ہستی موجود ہے جسے "ہومیوپیتھی کو بنگال کے چوٹی کے پروفیسروں میسرز ٹی این چکراورتی اور بوس صاحب وغیرہم سے انگریزی کے مسلمہ نصاب سے برسوں سبقاً سبقاً پڑھنے کا فخر حاصل ہے"۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اس سے کیا ہوتا ہے جبکہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ ہومیوپیتھک علم و تجربہ کے سراسر خلاف ہے۔ پھر خواہ آپ نے چکراورتی اور بوس سے بھی بڑھ کر خود ہینیمن ہی کے سامنے زانوئے ادب کیوں نہ تہ کیا ہو محض مشہور ناموں سے مرعوب ہو کر (صحیح علم و تجربہ کے خلاف) آپ کی ہمنوائی نہیں کیجا سکتی!

کاش کہ ہم اس پر بھی فخر کر سکتے کہ ہمارے دوست کو "ہومیوپیتھی کے اس قدر وسیع لٹریچر کے مطالعہ کا فخر حاصل ہے کہ پنجاب میں گنتی کے افراد کو میسر ہوا ہے"۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ایسے میں کیا کروں کہ آپ کے پیش کردہ اعتراضات ہمارے لئے اس فخر کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہنے دیتے۔ کینٹ اور کلارک ہومیوپیتھی کی وہ مشہور و معروف شخصیتیں ہیں کہ انہیں تو وہ

شخص بھی نظرانداز نہیں کرسکتا جسے ہومیوپیتھی کی محض چند ایک ہی مستند کتب کے مطالعہ پر اکتفا کرنا ہو - وسیع لٹریچر کا مطالعہ تو خیر دور کی بات ہے —— لیکن ڈاکٹر صاحب میں تو شرم وندامت سے آب آب ہو جاتا ہوں جب آپکے اعتراضات کو دیکھکر مجھ پر افسوسناک حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نہایت وسیع لٹریچر کے مطالعہ کے فخر کے دعوے کے باوجود نہ آپ نے کینٹ کے لٹریچر سے استفادہ کیا ہے اور نہ کلارک جیسے کے خرمن علم سے خوشہ چینی کی ہے ورنہ کینٹ کے میٹریامیڈیکا کے متذکرہ بالا اقتباس سے آپ ناواقف نہ ہوتے۔

کینٹ نے اپنے میٹریا میڈیکا میں ایک سے زیادہ مقامات پر صاف اور واضح لفظوں میں اس کی تصریح کی ہے۔ کہ ہومیوپیتھک دوائیں دودھاری تلواریں ہیں اور اگر صحیح موقعہ و محل کو دیکھکر استعمال نہ کی جائیں تو اکثر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن آپ کینٹ کی ان سب تصریحات سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں ورنہ آپ کو زیر نظر اعتراضات پیش کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی ! یہ اندازہ لگانا بھی کچھ مشکل نہیں ہے کہ آپ نے کلارک کی ڈکشنری (آف میٹریامیڈیکا) کا مطالعہ بھی نہیں فرمایا ورنہ نیٹرم میور کے متعلق آپ میرے پیش کردہ اس حوالہ سے یقیناً واقف ہوتے جسمیں کلارک نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ غلط موقعہ و محل پر استعمال کی گئی ہومیوپیتھک دوائیں واقعی دودھاری تلواریں ثابت ہوتی ہیں —— اور اگر ان حوالوں سے آپ واقف ہوتے تو کبھی یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ ان مسلم الثبوت استادوں کی تردید میں دیوان مہندر ناتھ ایسے مصنفوں کے ساقط الاعتبار لٹریچر کے حوالے دینے کی جرأت کرتے !——

افسوس کہ لوگ بازاری کتابیں دیکھتے ہیں اور پھر ان سے حاصل کئے ہوئے غلط علم سے اتنے مسحور ہوتے ہیں کہ صحیح اور مستند علم پر بھی اعتراض کرنے پر اتر آتے ہیں !—— **ایڈیٹر**

اعتراض :- حالانکہ ہومیوپیتھی کی ادویہ تمام مروجہ طریق علاج میں مقابلۃً کم از کم مضر بلکہ اکثر قطعاً بے ضرر ہیں۔ اپنے اس دعوے اور چیلنج کے ثبوت میں ہندوستان بالعموم اور جنوبی ہندوستان میں بالخصوص ہومیوپیتھی کے جنم داتا اور فرانس کے ایک نامور طبیب فادر ملر جنہوں نے ۱۸۸۸ء میں ہومیو پیپرڈی جیسی مستند کتاب فرانسیسی میں شائع کی تھی کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ فادر ملر اپنی انگریزی کتاب گائیڈ ٹو ہیلتھ ایڈیشن گیارہ (جو کتاب کے مقبول ہونیکی دلیل ہے) کے صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں :-

These medicines are not poisonous. They do not produce bad effects or after-effects like the strong medicines of Allopathy and allied systems.

(اس کا اردو ترجمہ یہ ہے ——!)

یہ ادویہ زہریلا جزو نہیں رکھتیں، یہ کوئی خراب، شدید یا بعد اثر یا بعد کا برا اثر ایلوپیتھی کی طرح نہیں کرتیں —— **ڈاکٹر ٹی این شرما**

ملاحظہ :- سب سے پہلے تو میں عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مندرجہ بالا حوالہ میں فقرہ پورا کرنے کیلئے خطوط وحدانی کے اندر کے الفاظ زائد کر

کی محولہ بالا کتاب سے بیلرخود میں نے اضافہ کئے ہیں۔ ڈاکٹر ٹی این شرما کے پیش کردہ حوالہ میں یہ الفاظ موجود نہ تھے اگرچہ اُسکے اردو ترجمہ میں تقریباً ان ہی الفاظ کا ترجمہ موجود ہو! ــــ اسکے بعد عرض ہو کہ فادر ملر کینٹ اور کلارک کی ٹکر کا استاد تو کیا کوئی بہت بڑا ہومیو پیتھ بھی نہیں تھا۔ وہ ایک عیسائی مبلغ تھا جو تبلیغی اغراض کیلئے ہندوستان آیا تھا۔ ہومیو پیتھی کا مطالعہ اسکے اوقات فرصت کا مطالعہ تھا اور غربا میں دوائوں کی مفت تقسیم اسکے مخصوص عیسائی تبلیغی طریقوں میں سے ایک کامیاب طریقہ۔ کینٹ ایسے استادوں کی رائے کی تردید میں اسکی رائے پیش کرنا ایسا ہی مضحکہ خیز امر ہے جیسا کہ سورج کے مقابلے میں ایک چراغ رکھکر یہ کہا جائے کہ دیکھو چراغ کی روشنی کے مقابلہ میں سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی! ــــ

اسکی محولہ بالا کتاب اسکے رائج کردہ طریق علاج سولر ہی بیلوتی کی پوشیدہ و تجارتی ادویہ کے پراپیگنڈا کیلئے لکھی گئی ہے اسی لئے سوا دو سو صفحہ کی کتاب کی قیمت صرف چھ آنہ مقرر کیگئی ہے۔ جسکے تقریباً نصف علمی حصہ کو جو چھ آنہ کے پیسے وصول کرنے کیلئے بدرجہ مجبوری شامل کتاب کیا گیا ہے نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو باقی تمام کتاب فادر ملر کی پوشیدہ و تجارتی ادویہ کے افعال و خواص کے پراپیگنڈے پر مشتمل ہے ــــ ایک دواخانہ کی فہرست ادویہ جسکے گیارہ ایڈیشن نکل جانیسے بھی نہ اس میں کوئی سرخاب کا پر لگ سکتا ہے اور نہ اُسے کوئی قابلقدر علمی پایہ ہی حاصل ہو سکتا ہے ــــ پھر کسی کتاب کا زیادہ تعداد میں فروخت ہو جانا اسکی مقبولیت کی دلیل ہو سکتا ہے نہ کہ اسکے مستند ہونیکی بھی ــــ ڈاکٹر صاحب مقبولیت اور چیز ہے اور مستند ہونا کچھ اور بات ــــ جس کتاب کا حوالہ آپ پیش کر رہے ہیں وہ ایک دواخانہ کی فہرست ہومیوپیتھی اور فہرست ادویہ ہی کہلائیگی خواہ اسکے گیارہ کیا گیارہ ہزار ایڈیشن کیوں نہ نکل جائیں حیران ہوں کہ آپنے کیوں اسے محسوس نہ کیا کہ متنازع فیہ مسائل کے تصفیہ کیلئے مستند کتابوں کو نظر انداز کر کے دواخانوں کی فہرستوں کے حوالے پیش کرنے پر اتر آنا صحیح علم و فن کے ماتھے پر کالک کا ٹیکہ لگانے سے کچھ کم نہیں ہے!

اب اس مسئلہ کا دوسرا پہلو بھی لیجئے چند منٹ کیلئے میں فرض کئے لیتا ہوں کہ فادر ملر ایک بہت بڑا ہومیو پیتھ تھا اور اسکی کتاب کا حوالہ ایک ناقابل تردید سند ہے ــــ لیکن بات تو اب بھی وہیں کی وہیں رہی۔ میں اب بھی ثابت کئے دیتا ہوں کہ فادر ملر کی مندرجہ بالا تحریر کو میرے پیش کردہ کینٹ اور کلارک کے حوالہ جات کی تردید سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ میرا پیش کردہ حوالہ تو یہ کہتا ہے کہ ہومیو پیتھک ادویہ کی اونچی طاقتیں اگر **غلط موقعہ و محل** پر استعمال کیجائیں تو اکثر جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔ لیکن اسکی تردید میں آپنے فادر ملر کا جو حوالہ پیش کیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اگر ان ادویہ کو **صحیح موقعہ و محل** پر استعمال کیا جائے تو ان سے ایلوپیتھک یا اسی قسم کے دیگر طرق علاج کی قوی الفعل دواؤں کی طرح کے ناخوشگوار اثرات بد یا اثرات مابعد پیدا نہیں ہوتے ــــ اور یہ ظاہر ہے کہ مؤخر الذکر حوالہ کو اول الذکر کی تردید سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں حوالہ جات دو بالکل مختلف حقائق کے حامل ہیں اور ایک کو دوسرے کا نقیض قرار نہیں دیا جا سکتا! آپ کے آئندہ حوالہ کے جواب میں اس کی مزید صراحت کئے دیتا ہوں! ــــ

ایڈیٹر

اعتراض: اس کے ساتھ ہی انیسویں صدی کی دنیائے ہومیو پیتھی کی اعلےٰ ترین امریکن ہستی جناب ای بی نیش کا بھی مندرجہ ذیل فتوے ملاحظہ کر لیں۔ لیڈرز آف ہومیو پیتھی ایڈیشن ۵ صفحہ ۲ مطبوعہ امریکہ میں لکھتے ہیں:-

We have discovered a law by which we are able

apply remedies for the curing of the sick without entailing upon them drug effects, often more serious than the original disease.

ہم نے ایک ایسا قانون (یا اصول) علاج دریافت کرلیا ہے جسکی بدولت ہم بیماروں کو تندرست کرنے کیلئے اسطرح ادویہ کو استعمال کرتے ہیں کہ وہ دوا کے اثرات سے قطعاً موثر نہ ہوں کیونکہ یہ اثرات اکثر اصل مرض سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

آپ مذکور الصدر اقتباسات کو بار بار پڑھیں اور ٹھنڈے دل سے سوچ کر فیصلہ کریں کہ کون گمراہ ہے؟ اور کون ہومیوپیتھی کے اصولوں سے ناواقف؟ اگر خاکسار مجرم تھا تو جناب نیش صاحب جیسی برگزیدہ ہستی کے متعلق کیا فتویٰ لے ہوگا؟ — (ڈاکٹر ٹی این شرما)

ملاحظہ: آپ کے اردو ترجمہ میں مریض دوا کے اثرات سے قطعاً موثر نہ ہوں بے معنی فقرہ ہے اگر موثر کے لفظ سے آپکی مراد متاثر ہو تو جب بھی آپ کا ترجمہ سراسر غلط ہے۔ اگر مریض دوا کے اثرات سے متاثر ہی نہ ہونگے تو تندرست کیسے ہونگے ہم — اسی قسم کے غلط سلط اور بے معنی تراجم ہی کے خلاف تو میں نے وہ مضمون لکھا تھا جسکی چند سطور سے مجبور ہوکر آپکو بھی یہ غلط سلط اور بے معنی اعتراضات پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے! خیر! آپکے پیش کردہ نیش کے حوالہ کا جواب دینے سے پیشتر میں اس کا صحیح ترجمہ پیش کردینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے

— ہم نے ایک ایسا قانون دریافت کرلیا ہے جسکی بدولت بیماروں کو تندرست کرنے کیلئے ادویہ کا ہم اسطریقہ سے استعمال کرسکتے ہیں۔ کہ مریضوں کو ادویہ کے ثانوی اثرات لاحق نہ ہوں — وہ ثانوی اثرات جو بسا اوقات اصل مرض سے بھی زیادہ شدید ہوتے ہیں!

اب جواب لیجئے — نیش کے ان الفاظ میں بالکل وہی مطلب مستور ہے جو فادر ملر کے ان الفاظ میں جو آپنے میری پیش کردہ کینٹ کے حوالہ کی تردید میں پیش کئے ہیں — اور اگر فادر ملر کے الفاظ میرے پیش کردہ کینٹ اور کلارک کی حوالہ جات کی تردید سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تو ظاہر ہے کہ نیش کے الفاظ کا بھی میرے پیش کردہ حوالہ جات کی تردید سے کوئی تعلق نہیں ہے!

نیش اور فادر ملر کے مندرجہ بالا الفاظ کا مطلب جیسا کہ میں نے ابھی ابھی کہا ہے بالکل ایک ہے اور وہ یہ کہ مثال کے طور پر کچلہ قبض کھولتا ہے بھوک لگاتا ہے — آیورویدہ بھی اسے مانتا ہے۔ یونانی بھی اسکی قائل ہے۔ ایلوپیتھی بھی اسے تسلیم کرتی ہے۔ اور ہومیوپیتھی کا میٹریا میڈیکا بھی اسکی تائید کرتا ہے۔ گویا کچلہ کے یہ دونوں فوائد ان چاروں طبوں میں یکساں طور پر صحیح تسلیم کئے جاچکے ہیں! — لیکن ہومیوپیتھی کا قانون یہ کہتا ہے (جس کی ترجمانی فادر ملر اور نیش نے کی ہے) کہ بھوک کی کمی اور قبض کی شکایت کو دور کرنے کیلئے کچلہ کا استعمال اگر آیورویدک، یونانی یا ایلوپیتھک طریقہ سے کیا جائے تو کوئی شبہ نہیں کہ شروع شروع میں اس کا نتیجہ خاطر خواہ ہوگا۔ مریض کو بھوک لگنی شروع ہوجائیگی اور قبض کی شکایت بھی رفع ہوجائیگی (انہیں کچلہ کے اولین اثرات سمجھیئے) لیکن بعد کو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوگا یعنی مریض مستقل طور پر بھوک کی کمی اور قبض کی شکایت میں مبتلا ہوجائیگا — یہ ہیں ہومیوپیتھی کے نقطہ نگاہ سے کچلہ کے ثانوی اثرات!

اب ہومیوپیتھی کا دعوے یہ ہے (جسکی ترجمانی فادر ملر اور نیش نے کی ہے) کہ بھوک کی کمی اور قبض کی شکایت کو دور کرنے کیلئے کچلہ کا استعمال (جہاں اس کا صحیح موقعہ ہو) اگر ہومیوپیتھک طریقہ سے کیا جائے تو مریض کو (علاج کے بعد کبھی بھی) کچلہ کے وہ ثانوی اثرات لاحق نہیں

ہونگے جو اس کے آیورویدک، یونانی، یا ایلوپیتھک طریقہ سے [illegible] کرنیکے بعد لاحق ہوتے ہیں! ———

اب ذرا غور فرمائیے کہ فادر ملر اور نیش کے پیش کردہ اصول [illegible] میرے پیش کردہ حوالہ جات سے مترشح ہونیوالی حقیقت کی تردید سے کیا تعلق ہو جبکہ میرا پیش کردہ کوئی حوالہ یہ نہیں کہتا کہ ہومیوپیتھک ادویہ کے **صحیح موقعہ و محل** پر استعمال کئے جانیسے کوئی ناخوشگوار ثانوی اثرات پیدا ہوسکتے ہیں۔ بلکہ میرے پیش کردہ حوالہ جات تو یہ کہتے ہیں کہ **غلط موقعہ و محل** پر استعمال کیگئی ہومیوپیتھک ادویہ (خصوصاً اونچی طاقتوں میں) اکثر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں! ——— ظاہر ہے کہ فادر ملر اور نیش کی یہ تحریریں جس اصول کو پیش کرتی ہیں وہ میرے پیش کردہ حوالہ جات میں پیش کئے گئے اصول سے ایک قطعی جداگانہ اصول ہے اور اس کا میرے حوالہ جات میں پیش کردہ اصول کی تردید سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے! ———

ایڈیٹر

اعتراض:۔ دیوان جھنڈ نرائن صاحب پرنسپل پنجاب ہومیوپیتھک کالج لاہور جن کے ہندوستان میں سینکڑوں نہیں ہزاروں شاگرد ہیں اپنی کتاب مخزن ہومیوپیتھی جسکی قیمت ساڑھے آٹھ روپیہ ہے۔ ایڈیشن اوّل کے صفحہ ۲۴ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"ہومیوپیتھی کی دوائیں بے ضرر ہیں اگر غلط تشخیص کے باعث معالج مرض کے خلاف دوا استعمال کردے تو نقصان نہیں ہوتا"

(ڈاکٹر ٹی این شرما)

ملاخطہ:۔ ڈاکٹر شرما صاحب! حیران ہوں کہ آپکی معاملہ فہمی کے متعلق کیا فیصلہ کروں کہ جن "مدعیان فن" کو مسلم الثبوت استادوں کے حوالہ جات سے میں سراسر ساقط الاعتبار قرار دے رہا ہوں آپ انہیں کے گروہ میں سے ایک صاحب کا حوالہ میرے پیش کررہے ہیں ——— اسلئے کہ میں اسکے سامنے سر تسلیم خم کردوں! ——— خیر مجھے آپ سے بھی کوئی عذر نہ تھا بشرطیکہ ان "مدعیان فن" کے ساقط الاعتبار، گمراہ کن، دژولیدہ، بازاری اور مکروہ لٹریچر کے مقابلہ میں میرے سامنے قابل اعتماد، صحیح، مستند اور بلند پایہ لٹریچر نہ ہوتا! دراصل آپ بھی مجبور ہیں۔ قصور سب ان بازاری کتابوں کا ہے جنہوں نے پبلک اور پیشہ کے دماغ میں غلط علم کچھ اس قدر ٹھونس ٹھونس کر بھر دیا ہے کہ اب انہیں صحیح اور مستند علم ایک بالکل اجنبی سا خیال معلوم ہوتا ہے جسے نہ انکی عقل ہی تسلیم کرتی ہے اور نہ دل ہی مانتا ہے! ——— خدا رحم کرے!

اور ہم سب کو اتنی توفیق دے کہ ہم بازاری کتابوں کو چھوڑ کر مسلم الثبوت استادوں کے پیش کردہ مستند اور بلند پایہ لٹریچر سے استفادہ کرسکیں! ———

خیر! اب آپ کے اعتراضات ختم ہوئے اور ساتھ ہی ہمارا جھگڑا بھی ختم ——— اب کہے سنے کا کچھ خیال نہ فرمائیے اور چتون میں میل نہ لائیے بلکہ آئیے اور ہاتھ ملائیے ——— لیکن ہاں ایک بات اور! آئندہ کیلئے اعتراض کرنے کا یہ پہلا شریفانہ اصول نوٹ کر لیجئے کہ اختلاف محض علمی اختلاف ہونا چاہیئے۔ حوالہ کی تلاش اور تحقیق سے پیشتر ہی حوالہ پیش کرنیوالے کی ذات پر حملہ نہیں کردینا چاہیئے! ——— اچھا نمستے!

نیاز مند ایڈیٹر!
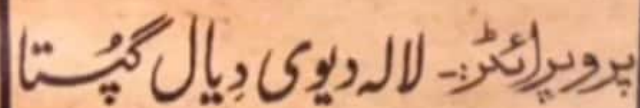
مردہ تنوں میں حیاتِ تازہ پھونکنے والے مضامین
کا
ماہانہ رسالہ
آبِ حیات
ٹوہانہ
ایڈیٹر:- شریمان پنڈت کرشن کنور دت شرما
پروپرائٹر:- لالہ دیوی دیال گپتا
جو ہر انگریزی مہینے کی ۵ تاریخ کو ٹوہانہ ایس پی ریلوے سے شائع ہوتا ہے!
فی پرچہ تین آنے ۳/
سالانہ دو روپیہ عہ/
ممالک غیر سے -/3/4

مرد اور عورت کے پوشیدہ تعلقات پر اپنی قسم کی پہلی کتاب
نئی جوانی
مصنّفہ
عالیجناب پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما ایڈیٹر رسالہ "آب حیات"
وہ غایت درجہ دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب جسکی ہر شادی شدہ جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے
جوانی اور جوانی کی لذتیں۔ جوانی کی لذتوں کی ضرورت سے بڑھی ہوئی حرص اور اسکے نتائج۔ مردانہ کمزوریاں اور ان کے وجوہات، رات کی تنہائیوں کے رنگین کھیل اور ان کا انجام، پوشیدہ تعلقات کی لذتیں اور ان کا مقصد وغیرہ وغیرہ۔ مرد عورت کے پوشیدہ تعلقات کے کچھ اسی قسم کے بیسیوں پہلوؤں پر نہایت دلچسپ انداز میں بحث کرنیکے بعد اس کتاب میں وہ کم خرچ اور بالا نشین علاج تحریر کیا گیا ہے جو برسوں کے نامردوں کو مرد کامل بنا دیتا ہے۔ اور جسے نہایت آسانی سے سمجھا اور عمل میں لایا جا سکتا ہے جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپکو تباہ و برباد کیا ہے اور اب عورت کے لائق نہیں رہ گئے ہیں۔ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے گھر پر ہی اپنا علاج نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ پیسے بٹورنیوالے اشتہاری دوا فروشوں کے پھندے میں پھنسکر گھر بار لٹانیکی بجائے صرف اس کتاب کا خرید لینا کافی ہے۔ یاد رہے کہ یہ کوئی بازاری کتاب نہیں ہے۔ جسے محض پیسے بٹورنے کے لئے لکھا گیا ہو۔ اور نہ دیگر کتابوں کی طرح محض ادھر ادھر کی باتیں لکھ کر کاغذ کالے کئے گئے ہیں۔ بلکہ اپنے مضمون کے اعتبار سے یہ ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے جس کا ہر لفظ علمی ہے۔ اور جس سے مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے سلسلے میں پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایک بڑی خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ اسمیں کوئی بات سنی سنائی نہیں لکھی گئی۔ بلکہ سب باتیں مصنف نے اپنے تجربات کی روشنی میں لکھی ہیں۔ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسمیں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے پڑھے بغیر آپکو کیسے یقین آئے کہ یہ اسقدر مفید کتاب ہوگی۔ اسلئے ہم آپ سے شرط کرتے ہیں کہ اگر ناپسند ہو تو واپس بھیجکر اپنے دام واپس منگوا لیجئے۔ نہایت خوبصورت باتصویر جلد۔ بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحات قیمت ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ (مع محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنے (عہ) کتاب دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ جلد منگوائیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ملنے کا پتہ:- گپتا اینڈ کمپنی، ٹوہانہ۔ ضلع حصار (پنجاب)